تلاش
www.pdfbooksfree.pk
ملک فہیم ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PVL

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تلاش

اچانک ایک شعلہ سا لپکا اور سامنے والا ایک فلک شگاف اور دلخراش چیخ مار کر زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور چند لمحوں بعد اس شخص کی راکھ زمین پر پڑی تھی۔ دور کھڑا ہر شخص انگشت بدنداں تھا۔ رگوں میں لہو منجمد ہونے لگا تھا کہ عین اسی لمحے ایک اور ناقابل فراموش منظر سامنے آیا۔ ایک خوفناک تحریر......

ملک فہیم ارشاد۔ ڈجکوٹ فیصل آباد

روح فرسا، سنسنی خیز اور خوف و ہراس کے شکنجے میں جکڑی ہوئی دل دہلا دینے والی اچھوتی تحریر

آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے تھے ہر طرف سناٹے کا راج تھا۔ ساری دنیا رات کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی۔ سڑکیں سنسان پڑی ہوئی تھیں۔ جنگل کے جانور بھی اپنے اپنے ٹھکانوں میں دبکے ہوئے تھے لیکن جنگل کے بیچوں بیچ ایک بوڑھا اور ایک نوجوان ایک انسانی کھوپڑی کے سامنے آلتی پالتی مارے بیٹھے تھے۔ لڑکا آنکھیں بند کئے ہوئے منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ بوڑھا خاموشی سے سامنے پڑی ہوئی کھوپڑی کو گھور رہا تھا۔ اچانک کھوپڑی بغیر کسی سہارے کے ہوا میں بلند ہوگئی، کھوپڑی بری طرح کانپ رہی تھی۔ لڑکے نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں بے حد سرخ تھیں۔

"کک...... کک...... کبیر...... مم...... مم...... مجھے معاف کردو...... تت...... تت...... تم نے مجھے زیر کرلیا تم جیت گئے۔ کبیر...... تم جیت گئے......"

کھوپڑی سے لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ کبیر نے جواب دینے کی بجائے گردن گھما کر بوڑھے کی طرف دیکھا تو بوڑھے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کبیر نے دوبارہ آنکھیں بند کرلیں اور منہ ہی منہ میں پھر کچھ بڑبڑانے لگا۔ کھوپڑی دوبارہ اپنی جگہ پر آگئی۔ کبیر نے آنکھیں کھول لیں۔ دونوں اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ "شاباش کبیر شاباش...... میں نے اب اپنی طاقتیں تیرے حوالے کردی ہیں اب تو نے ان کا بالکل غلط استعمال نہیں کرنا۔ اب بھلائی اور برائی تجھے خود دیکھنی ہوں گی اور تجھے اس کو......" بوڑھا کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا ہوا بابا......" کبیر حیرانگی سے بولا۔ "کک...... کچھ نہیں......" بوڑھا کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔ "خیر میں نے تمہیں جو باتیں بتائی ہیں انہیں اچھی طرح پتے سے باندھ لو......"

"بابا...... میں آپ کی باتیں پتے سے باندھ چکا ہوں۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ میں ان طاقتوں کا کبھی بھی غلط استعمال نہیں کروں گا۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ان طاقتوں کا استعمال کس طرح کرنا ہے۔" کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوڑھے نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگالیا۔

☆......☆......☆

آسمان کالے بادلوں اور گرج چمک سے لیس تھا۔ اس کے باوجود کبھی کبھی زوردار بجلی کڑکتی جو کہ دل دہلا دیتی تھی۔ تھوڑی دیر میں بارش نے اور زیادہ زور پکڑلیا۔ پانی جگہ جگہ جمع ہو چکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے موسلا دھار بارش سب کچھ بہا کر لے جائے گی۔ ایسے میں وہ شخص اس طوفانی بارش کی پروا کئے بغیر تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔ وہ بار بار پیچھے بھی مڑ کر دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جھونپڑی کے پاس رکا اور اردگرد نظریں دوڑانے لگا...... پھر اس نے منہ میں کچھ پڑھ کر جھونپڑی کے دروازے پر پھونک ماری۔ جھونپڑی کا دروازہ خود بخود کھل گیا تو وہ اندر تیزی سے داخل ہوگیا۔ اس کے بعد تیزی سے دروازہ بند ہوگیا۔ سامنے ایک چھوٹے سے تخت پر ایک بوڑھا براجمان تھا۔ بوڑھے کی سفید لمبی داڑھی تھی اور موٹی موٹی آنکھیں، وہ بوڑھا اس شخص کو دیکھ کر چونکا۔ "جانسیا تم!!" بوڑھا کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔

"جج...... جج...... جی ہاں......" وہ شخص ہکلایا۔ جس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا نام جانسیا لیا گیا تھا۔ ''کک...... کچھ پتہ چلا اس کا......''
بوڑھے نے اپنی موٹی موٹی آنکھیں جانسیا کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا۔
''جی نہیں...... میں تو تلاش کر کر کے تھک چکا ہوں لیکن وہ ہے کہ ملنے کا نام نہیں......'' جانسیا نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ بوڑھے نے اسے ٹوکا۔
''تم تلاش جاری رکھو جانسیا...... وہ کبھی نہ کسی موڑ پر ہمیں ضرور نصیب ہوگی۔'' بوڑھے کی آواز بھرا گئی۔ ''آپ حوصلہ رکھیئے...... اگر آپ ہی ہمت ہار گئے تو وہ اور زیادہ طاقتور ہو جائے گا......'' جانسیا نے آگے بڑھ کر بوڑھے کو حوصلہ دیا۔
''کلاٹیا کا کچھ پتہ چلا......'' بوڑھے نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔
''جی نہیں...... ابھی تک اس کا بھی پتہ نہیں چلا...... ویسے آپ فکر مت کیجئے میں اس کا نہ سہی تو کلاٹیا کا کھوج ضرور لگاؤں گا......'' جانسیا پختہ لہجے میں بولا۔
''ہوں......'' بوڑھا ہنکارہ۔ ''اب تم جاؤ اگر دونوں کے بارے میں کچھ پتہ چلے تو مجھے ضرور مطلع کرنا......''
جانسیا بوڑھے کے آگے جھکا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس نے ایک بار پھر ارد گرد نظریں دوڑائیں اور مطمئن ہونے کے بعد ایک طرف چل دیا۔ اچانک اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہو۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن پیچھے کوئی نہیں تھا...... اس نے کندھے اچکائے اور گردن سیدھی کر کے دوبارہ چل دیا۔ کچھ دیر بعد قدموں کے چلنے کی آواز واضح سنائی دینے لگی۔ جانسیا تیزی سے گھوما۔ لیکن اس دفعہ بھی پیچھے کوئی نہیں تھا۔ جانسیا تھوڑا سا پریشان ہو گیا۔ وہ پریشان بوجھل بوجھل قدموں کے ساتھ دوبارہ چل پڑا۔ ''جانسیا......'' اچانک ایک تیز آواز جانسیا کے کانوں میں پڑی اور جانسیا کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا وہ اس آواز کو ہزاروں آوازوں میں بھی پہچان سکتا تھا وہ تیزی سے گھوما...... پیچھے ایک لمبے قد والا بدصورت آدمی بغیر کسی سہارے کے ہوا میں معلق مسکرا رہا تھا۔ مسکراہٹ اس کی شکل کو اور بھی بھیانک بنا رہی تھی۔ ''تت...... تت...... تم......'' جانسیا کو اپنی آواز دور کنوئیں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔
''ہاں میں......'' وہ بدصورت شکل والا آدمی کرخت لہجے میں بولا۔ ''بتاؤ وہ کہاں ہے۔''
''کک...... کک...... کون......؟'' جانسیا نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔
''ہا...... ہا...... ہا......'' وہ قہقہے لگانے لگا۔ ''تو، تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے تجھے کچھ پتہ ہی نہ ہو......''
''مم...... مم...... میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں...... مجھے واقعی نہیں معلوم......'' جانسیا خوفزدہ لہجے میں بولا اور ایک بار پھر جانسیا کو اس بدصورت آدمی کے قہقہے سننے پڑے۔
''بتا دے جانسیا...... بتا دے...... کیوں اپنی جان کا دشمن بن رہا ہے......'' وہ قہقہے لگاتے ہوئے بولا۔
''تم میری بات کا یقین کیوں نہیں کر رہے......؟ مجھے واقعی اس کا پتہ معلوم نہیں......'' جانسیا تیز لہجے میں بولا۔
''ہوں...... چلو مان لیتے ہیں...... چل ایسا کر یہ بتا اس بڈھے کھوسٹ کے پاس جانے کے لئے تو کون سا طریقہ اختیار کرتا ہے......'' اس نے پھر سوال کیا تو جانسیا کا رنگ اڑ گیا۔ ''مم...... مم...... مجھے کیا معلوم...... میں کون سا اس کے پاس جاتا ہوں......'' جانسیا سنبھل کر بولا۔
''ہوں...... لگتا ہے تو ایسے نہیں ماننے لگا۔ تجھے اس جھوٹ کا سبق دینا پڑے گا......'' اتنا کہہ کر اس بدصورت شکل والے آدمی نے تیزی سے اپنا دایاں ہاتھ جانسیا کی طرف کیا تو اس کے ہاتھ سے آگ کی تیز شعاعیں نکل کر جانسیا کے جسم سے ٹکرائیں اور جانسیا کی چیخوں سے فضاء کانپ اٹھی۔ جانسیا دھڑام سے ایک طرف جا گرا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ وہ بدصورت آدمی پھر قہقہے لگانے لگا تھوڑی دیر بعد وہاں جانسیا کی لاش اور برستی بارش کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

☆......☆......☆

وہ انتہائی خوبصورت کمرہ تھا جو ہر آرائشی سامان سے سجا ہوا تھا۔ ایک طرف خوبصورت بیڈ پر انتہائی کالی رنگت والا آدمی لیٹا ہوا تھا۔ آدمی کا جسم نہیں ہڈیوں کا پنجر تھا۔ اس کی آنکھیں جیسے بے نور ہو گئی تھیں۔ وہ بہت مشکل سے سانس لے رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی لمبی ناک بار بار پھول رہی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے یہ چند گھڑیوں کا مہمان ہو۔ کمرے میں دروازے کی بجائے پردہ لٹک رہا تھا۔ پردہ ہٹا اور وہی بدصورت آدمی اندر داخل ہوا۔ جس نے جانسیا کا قتل کیا تھا۔ وہ لیٹے ہوئے شخص کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ ''بس اب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا......" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ وہ ہڈیوں کا پنجر منہ سے کچھ نہ بولا۔ بلکہ بے بسی سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ "میں تیرے اشارے کا مطلب سمجھ گیا ہوں...... تو فکر مت کر وہ بھی مل جائے......" وہ رکا۔ "ارے ہاں ایک خوشخبری ہے...... ایک سراغ اور مل گیا ہے بڑی خوشی کے دن بس اب نزدیک ہیں...... تو...... تو بھی میرے جیسا خوبصورت بن جائے گا۔ میرے جیسا ہو جائے ...... ہاں تو میرے جیسا ہو جائے گا......" وہ آنسو بہانے لگا۔ کافی دیر وہ آنسو بہاتا رہا۔ اس کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہیں تھا۔ سوائے اس بے جان جسم کے۔ اس نے آنسو پونچھے اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیسے بتاؤں میں یہ راز اسے......" کبیر کا بابا پریشانی سے خود کلام ہوا۔ وہ اس وقت چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ "اسے کبھی نہ کبھی پتہ چل جائے گا کہ کبیر......" بابا رکا۔ "نہیں آج آنے دو اسے میں آج سارا بھلا اسے بتاؤں گا...... ہاں کیونکہ اب وقت آچکا ہے۔"

اچانک بابا نے ایک زوردار چیخ ماری۔ خنجر کے اس پیٹ کے آر پار ہو چکا تھا۔ خنجر آہستہ آہستہ کمر کے راستے سے نکلنے لگا...... چارپائی کے پیچھے سے ایک سیاہ پوش نکلا جس نے ہاتھ میں خنجر پکڑا ہوا تھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے سر سے لے کر پاؤں تک اپنے گرد سیاہ کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔

"کک...... کک...... کون ہو تم؟" بابا ہکلاتے ہوئے بولا۔ سیاہ پوش کچھ نہ بولا اور ایڑھی پر گھوم گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ کمرے سے غائب تھا۔ اسی وقت کبیر اندر داخل ہوا۔ اپنے بابا کی یہ حالت دیکھ کر وہ حیرت سے ساکت ہو گیا۔

"بابا...... یہ...... کیا ہو گیا؟" کبیر حیرت سے بولا۔

"ب...... ب...... بیٹا آخری...... مم...... میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ اس سے پہلے...... مم...... میں تمہیں ایک راز بتانا چاہتا ہوں......" بابا اکھڑی ہوئی سانسوں کے ساتھ بولا۔ کبیر تھوڑا سا آگے بڑھ کر جھکا اور بابا کے ہونٹ ہلنے شروع ہو گئے۔

☆......☆......☆

"ارے سنبل تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں......" شہناز بیگم کی آواز گونجی۔

"آئی امی بس پانچ منٹ......" سنبل سیاہ سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ اس نے اپنے کپڑوں کو درست کر کے آئینے میں اپنے سراپا پر ایک بار پھر نظر ڈالی اور پھر نیچے اتر آئی۔ ناشتہ ریڈی تھا۔ شہناز بیگم برتن لگا رہی تھیں۔ "آ گئیں......" شہناز بیگم دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر بولیں۔ بظاہر وہ لڑنے کے موڈ میں تھیں اور یہ ان کا روزہ کا معمول تھا۔ "تو یہ وقت ہے تمہارا اٹھنے کا......"

"او سوری مما...... کل سے یہ نہیں ہو گا......" شہناز بیگم کے گال پیار سے تھپتھپاتے ہوئے سنبل بولی اور شہناز بیگم نے طنز کیا۔ "تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم نے یہ کام پہلی دفعہ کیا ہو......"

"ہوں...... تو آپ مجھ پر طنز کر رہی ہیں......" سنبل مصنوعی غصے سے بولی اور شہناز بیگم مسکرا دیں۔

"اچھا جلدی کرو کالج کے لئے دیر ہو رہی ہے۔" شہناز بیگم تیز لہجے میں بولیں اور سنبل مسکراتی ہوئی ناشتے کے ٹیبل کی طرف بڑھی۔ ناشتے کے ٹیبل پر اس کے ابو اور بہن سدرہ پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ "السلام وعلیکم......" وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ دونوں نے سلام کا جواب دیا۔

"کیسی ہے ہماری بٹیا رانی......" اس کے ابو شفقت سے بولے۔

"ٹھیک ہوں ابو......" اس نے جواب دیا۔ پھر وہ ناشتے میں مصروف ہو گئی۔ سدرہ اس سے بڑی تھی۔ وہ پڑھائی مکمل کر چکی تھی۔ ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اچھا...... میں کالج جا رہی ہوں......" وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔ کالج پہنچی تو سب سے پہلے اسے دور سے اپنی بیسٹ فرینڈ ایبا آتی دکھائی دی۔

"ہائے......" ایبا نے دور سے ہاتھ ہلایا تو جواباً سنبل نے بھی ہاتھ ہلا دیا۔ ایبا اس کے قریب آ گئی۔ "کیسی ہو......" اس نے پوچھا۔

"فائن......" سنبل نے جواب دیا۔ "چلو...... پارک میں بیٹھتے ہیں......" ایبا نے کہا تو سنبل اثبات میں سر ہلا کر اس کے ساتھ چل پڑی۔ "باقی دوست آ گئے......" سنبل نے پوچھا۔

"نہیں...... ابھی تک تو نہیں......" ایبا نے جواب دیا۔ دونوں ہری ہری گھاس پر بیٹھ گئیں۔ "یار گھر میں جا کر تو میں بور ہوتی ہوں......" سنبل منہ بنا کر بولی۔ "اور یہاں......"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایبا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ دونوں نے کتابیں ایک طرف رکھ دیں تھیں۔

''یہاں تو وقت اچھا گزرتا ہے......'' سنبل بھی جواباً مسکرائی۔''اب تو امتحان کے دن بھی قریب آرہے ہیں۔''

ایبا افسردہ لہجے میں بولی۔''ہاں......اس کے بعد کالج کے دن بھی ختم......''اس سے پہلے کہ دونوں کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، وہاں عمیر آگیا۔''السلام وعلیکم......'' عمیر نزدیک آکر بولا۔

''وعلیکم السلام......'' دونوں نے جواب دیا۔

''سنبل کیسی ہو......'' عمیر نے پوچھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں۔ بڑی دیر کردی آج......'' سنبل کا لہجہ شکایت بھرا تھا۔''ہاں بس ذرا آنکھ جلدی نہیں کھلی......'' وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔''چلو اب اندر آؤ سارا دن یہیں بیٹھنے کا ارادہ ہے......'' وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں۔

''امتحان کے لئے تیاری کیسی جارہی ہے......'' ایبا نے عمیر سے پوچھا۔''بس ٹھیک جارہی ہے...... پڑھائی میں دل ہی نہیں لگتا۔ دل تو کسی اور چیز میں اٹکا ہوا ہے......'' سنبل کی طرف دیکھتے ہوئے عمیر بولا۔ تو ایبا نے عمیر کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں کا مطلب سمجھ کر اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

''عمیر کبھی سیریس بھی ہو جایا کرو......'' سنبل جلے کٹے لہجے میں بولی۔

''کیا کروں تمہیں دیکھ کر دل اختیار میں نہیں رہتا۔'' عمیر دل پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھک کر بولا اور سنبل کو ایک بار پھر ایبا کا قہقہہ سنناپڑا اور سنبل برے برے منہ بنانے لگی۔ عمیر سنبل کا کزن تھا جو اسے اسی طرح چھیڑتا تھا۔

☆......☆......☆

وہ چھت پر پہنچی تو رات کے سائے ابھرنے کے لئے بے تاب تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جو کہ اسے فرحت پہنچاتے ہوئے اس کے گالوں کو چھو کر گزر جاتی۔ وہ چھت کے کنارے پر آگئی اور اردگرد کے نظاروں سے لطف اندوز ہونے لگی۔ روڈ پر آتی جاتی گاڑیاں اسے بہت اچھی لگ رہی تھیں۔ پھر کب رات نے اپنا بسیرا ہر سو کرلیا۔ اسے پتہ ہی نہ چلا۔ گہرے نیلے آسمان پر تارے جگمگا رہے تھے۔ ہوا اب بھی چل رہی تھی۔ گاڑیوں کا شور ابھی بھی زیادہ تھا۔ اس نے نظر ہٹا کر گہرے نیلے آسمان پر نظریں گاڑ دیں۔ سنبل کو اللہ نے ہر خوشی سے نوازا تھا۔ پیار کرنے والے ماں باپ اور ایک بہن جس سے وہ اپنے دل کی ہر بات شیئر کرتی تھی اور سدرہ بھی اس سے کوئی بات نہ چھپاتی تھی۔ کالج میں اس کے فرینڈز بھی بہت اچھے تھے۔ ایبا، مائیرہ اور نسرین اس کی خاص سہیلیاں تھیں۔ مائرہ کی انگیجمنٹ تیمور سے ہوچکی تھی جو ان کے گروپ میں شامل تھا۔ نسرین کی منگنی بھی اپنے خاندان میں ہوچکی تھی۔ ایبا کی شادی کالج سے فارغ ہونے کے بعد ہونے والی تھی اور عمیر...... سنبل کا کزن تھا جو اس سے محبت کرتا تھا لیکن سنبل اسے بالکل بھی لفٹ نہیں کراتی تھی۔ وہ اپنی اس زندگی سے بہت خوش تھی۔ اچانک سنبل کی نظریں آسمان پر ایک اڑتے ہوئے پرندے پر جم گئیں جو ایک طرف اڑا جارہا تھا۔ اچانک پرندے کا رخ اس کی طرف ہوگیا۔ کافی پاس آنے کے بعد سنبل اس پرندے کو پہچان گئی وہ ایک عقاب تھا......عقاب کافی پاس آنے کے بعد ہوا میں کھڑا ہوگیا اور مسلسل تیزی سے پر مارنے لگا۔ اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں سنبل کے چہرے پر گاڑ دیں۔ سنبل اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں کھو سی گئی۔ سنبل کے جسم میں سنسنی کی ایک تیز لہر سی دوڑ گئی۔ اس کا سارا بدن پسینے سے شرابور ہوگیا۔ اسے ایسا لگنے لگا جیسے اس عقاب اور اس کے علاوہ دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں کہ اچانک کسی نے سنبل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ سنبل چیخ مار کر پیچھے ہٹی۔ پیچھے سدرہ کھڑی تھی۔

''کیا بات ہے۔ بھئی سونے کا ارادہ نہیں اور یہ تم چیخیں کس وجہ سے......'' سدرہ بولی۔ سنبل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے عقاب کی طرف دیکھا۔ اس دفعہ اسے حیرت سے دوچار ہونا پڑا۔ کیونکہ وہاں کچھ نہیں تھا۔ وہ خوف کی وجہ سے کانپنے لگی۔''کیا ہوا......'' سدرہ اس کے پاس آکر بولی۔

''کک...... کک......کچھ نہیں......'' سنبل ہکلائی۔

''تو پھر یہ کانپ کیوں رہی ہو......'' سدرہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''کک...... کچھ نہیں ہوا......'' سنبل پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

''تو پھر چلو نیچے......'' سدرہ مسکرا دی۔ سنبل اس کے ساتھ چل پڑی۔''کھانا کھایا تم نے......'' سدرہ نے پوچھا۔

''نہیں......'' سنبل نے مختصر سا جواب دیا۔ چلتے چلتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنبل نے پیچھے دیکھا لیکن اس دفعہ بھی وہاں کچھ نہیں تھا۔

''ارے کیا ہے پیچھے جو بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی ہو۔'' سدرہ جھلاتے ہوئے لہجے میں بولی۔

''نہیں کچھ نہیں ....'' اس نے کہا اور پھر دونوں سیڑھیاں اترنے لگیں۔

☆......☆......☆

''انکل اور آنٹی کیسے ہیں۔'' سنبل نے پوچھا۔

''وہ بالکل ٹھیک ہیں۔ تمہیں بہت مس کرتے ہیں۔'' عمیر نے بتایا۔

''ہوں...... مجھے وہاں گئے دن بھی تو کافی ہو چکے ہیں......'' سنبل سنجیدہ لہجے میں بولی۔

''تمہیں کیا پڑی ہے وہاں جانے کی......'' عمیر نے منہ بنایا تو سنبل مسکرادی۔

''میں انشاء اللہ ضرور کسی نہ کسی دن جاؤں گی......'' سنبل مسکراتی ہوئی بولی۔

''آؤ یہاں بیٹھتے ہیں۔'' عمیر نے بینچ کی طرف اشارہ کیا۔ دونوں وہاں بیٹھ گئے۔ اسی وقت امیا دوستوں کے ہمراہ آ گئی۔ ''ارے بھئی تم لوگوں نے کچھ سنا......'' امیا چہکی۔

''کیا......؟ دونوں نے پوچھا۔

''ہمارے کالج کی ٹرپ جا رہی ہے۔''

''تو......'' سنبل نے برا سا منہ بنایا۔

''تو کیا...... ہم بھی چلتے ہیں......'' امیا منہ پھلا کر بولی۔ ''ہاں! یار چلو اٹھو اپنا نام بھی لکھواتے ہیں۔'' تیمور نے کہا۔ ''نہیں میرا اس دفعہ دل نہیں کر رہا...... تم سب لکھوا دو؟''

''اوہ ...... اتنے نخرے......'' مائرہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ ''اس میں نخرے والی بات نہیں ہے...... میرا واقعی دل نہیں کر رہا......'' سنبل سنجیدہ لہجے میں بولی۔

''ارے یہ کیا سنبل...... چلو تھوڑا ابلہ گلہ ہی ہو جائے گا......'' عمیر بولا۔ اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی نسرین بھاگتی ہوئی ان کے پاس آئی۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ ''ارے اسے کیا ہوا؟'' تیمور نے اس کا مذاق اڑایا۔ ''لگتا ہے کہ کسی نے بری طرح سے پیٹا ہے......'' امیا نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''لگتا ہے کہ ورزش کر رہی ہے......'' عمیر بھی پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھا۔ نسرین خاموشی سے انہیں دیکھنے لگی۔ ''ارے بھئی...... اسے بات تو کر لینے دو......'' سنبل نے سب کو چپ کراتے ہوئے کہا۔ ''ہاں بھئی ویسے اس کی بات سن لینی چاہیئے......'' مائرہ نے سنبل کا ساتھ دیا۔

''ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو سن لیتے ہیں......'' تیمور نے کہا تو امیا تیزی سے طنزیہ لہجے میں بولی۔ ''واہ رے تیمور میاں...... بات منگیتر پر آئی تو سن لیتے ہیں......'' سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''اچھا...... بولو نسرین تم کیا کہنا چاہتی ہو؟'' سنبل نے سب کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''وہ......وہ......کالج میں نیا لڑکا آیا ہے......'' نسرین ہکلائی۔

''تو......'' عمیر نے لفظ کو لمبا کیا۔ ''کالج میں نیا لڑکا آیا ہے...... یہ تو وہی بات ہوئی کہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا......''

سب اس دفعہ بھی ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔ ''ارے بھئی سنو تو سہی۔'' نسرین اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔ ''اچھا سناؤ......'' تیمور کے لہجے میں اب بھی شوخی تھی۔

''وہ بہت ہینڈسم اور پرکشش ہے۔'' نسرین بے قرار لہجے میں بولی۔ ''اچھا واقعی......'' عمیر مصنوعی غصے سے بولا۔ ''میں کرتا ہوں تمہارے منگیتر کو فون اور بتاتا ہوں تمہاری کرتوتیں......''

نسرین کو اس دفعہ بھی قہقہوں کی بوچھاڑ سننی پڑی۔ وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔ ''بس چپ کرو......'' سنبل ہاتھ اٹھا کر بولی۔ یکدم خاموشی چھا گئی۔ اسی وقت پیریڈ لگنے کی گھنٹی بج اٹھی۔ سنبل پیریڈ کے دوران بھی خاموش رہی۔ پیریڈ ختم ہونے کے بعد وہ باتھ روم میں گھس گئی۔ باتھ روم سے فارغ ہونے کے بعد وہ نظریں جھکائے خاموشی سے چلنے لگی۔ اسے رات والے واقعہ نے کافی پریشان کر دیا تھا۔ اچانک نجانے وہ کس سے ٹکرائی۔ اسے پتہ نہ چلا اس کی کتابیں بکھر گئیں۔

''اوہ......او......سوری۔'' وہ سنبھل کر بولی۔

''نو......نو......اٹ از آل رائٹ......'' خوبصورت دلنشین آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا اور یہی دیکھنا حقیقتاً مصیبت بن گیا۔ خوبصورت گول چہرہ، لمبی ناک، خوبصورت سفید آنکھیں، چہرے پر بڑھی ہوئی شیو، اسے پرکشش بنا رہی تھی۔ سنبل کھو سی گئی۔ ''ہیلو...... کیا ہوا......'' اس نے سنبل کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''آں ......'' وہ چونکی۔ ''کک ...... کچھ نہیں۔''

وہ ساری کتابیں سمیٹ چکا تھا۔ اس نے کتابیں سنبل کی طرف بڑھائیں۔ ''یہ لیجئے آپ کی بکس ......'' سنبل نے ہاتھ بڑھایا اور بے خیالی میں اس کی شکل تکتی رہی۔

''سنیئے ......'' اس نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا۔

''آپ کن خیالوں میں کھوگئیں۔ یہ آپ کی بکس ......'' سنبل نے سر کو جھٹکا دیا اور کتابیں پکڑلیں۔ وہ مسکرایا۔ سنبل کو اس کی ہنسی بڑی دلفریب لگی۔ وہ اٹھا اور آگے بڑھ گیا۔ سنبل اسے جاتا دیکھتی رہی۔

کب اس کے فرینڈز کا ٹولہ اس کے گرد پھیل گیا۔ اسے پتہ ہی نہ چلا۔ ''سنبل کیا ہوا......؟'' عمیر نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔ ''کک...... کک...... کچھ نہیں......'' وہ چونک کر بولی۔

''تو پھر کیا ہوا...... چلو چلتے ہیں......'' تیمور نے کہا اور وہ بے ساختہ ان کے ساتھ چل پڑی۔

''آج بڑا مزہ آیا۔ یار کالج میں......'' امیا چہکتے ہوئے بولی۔

''ہاں...... وہ قیوم تو صرف ہماری طرف دیکھتا رہا اور ہم اس کا مذاق اڑاتے رہے......'' تیمور ہنستے ہوئے بولا۔ اس کے جواب میں سب ہنس دیئے۔ سوائے سنبل کے...... جو خاموشی کے ساتھ کھوئی کھوئی ان کے ساتھ چل رہی تھی۔

باہر آنے کے بعد سب نے ایک دوسرے کو الوداع کہا۔ سب چلے گئے سوائے عمیر اور سنبل کے۔ ''سنبل......'' عمیر نے اسے آواز دی۔

''ہوں......'' اس نے عمیر کی طرف دیکھا۔ ''کیا بات ہے......؟''

''یہ تمہیں ہوا کیا ہے کن خیالوں میں کھوئی ہو......'' عمیر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے بتاؤ آخر بات کیا ہے؟''

''نہیں...... کچھ نہیں......'' وہ نفی میں سر ہلا کر بولی۔

''ہوں......'' عمیر نے ہنکارہ بھرا۔ ''تو پھر چلو گھر چلتے ہیں......''

''ٹھیک ہے......'' سنبل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے گڈ بائے......''

اتنا کہہ کر عمیر آگے بڑھ گیا۔ سنبل نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ سیٹی بجاتا ہوا بڑے شوخ انداز میں اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سنبل اس کی طرف دیکھ کر مسکرادی۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی کار میں بیٹھی اپنے گھر کی طرف جارہی تھی۔

نیا لڑکا اس کے دماغ پر چھا گیا تھا۔ خوبصورت شکل و صورت، دلکش چلنے کا انداز، دلفریب ہنسی۔ وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ یکدم کار ہچکولے کھا کر رک گئی۔ اس نے ناگواری سے گیئر لگایا۔ پھر باہر نکل آئی۔ ٹائر تو سلامت ہی تھے، بونٹ کھول کر دیکھا۔ یہاں وہاں ہاتھ مارنے پر سمجھ نہ آیا کہ خرابی کیا ہے۔ سڑک طویل اور سنسان تھی۔ وہ بے بسی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر بے سود، دو ایک طویل قوی الجثہ ٹرک ہی گزرے تھے وہ تھک کر فرنٹ ڈور سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی۔

آسمان پر بکھری بدلیوں کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ ابھی برس کر ہر طرف جل تھل کر دیں گی۔ پریشانی سے زیادہ کوفت اور جھلاہٹ تھی۔ تبھی ایک کرولا کار اس کے سامنے سے گزری تھی۔ پھر آگے جاکر ٹھہری اور ریورس ہو کر اس تک آئی۔ وہ محتاط سے انداز میں سیدھی ہوئی۔ کار کا فرنٹ ڈور کھول کر باہر آنے والا وہی کالج میں آنے والا نیا لڑکا تھا۔ سنبل اسے دیکھ کر حیران بھی ہوئی اور خوش بھی۔ وہ اس کے قریب آکر بولا۔ ''السلام وعلیکم......''

''وعلیکم السلام ...... آپ یہاں کیسے......'' اس نے پوچھا۔ سنبل نے مختصراً کار کی خرابی کے متعلق بتادیا۔ ''میں دیکھتا ہوں......'' وہ کار کی طرف بڑھا۔

''کوئی فائدہ نہیں۔ میں دیکھ چکی ہوں۔ ویسے آپ جا کہاں رہے ہیں......؟'' سنبل نے بتاتے ہوئے سوال کیا وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے لفٹ دے۔

''گھر......'' لڑکے نے جواب دیا تو سنبل یہ سن کر مسکرادی۔

''آپ کا گھر کہاں ہے......؟'' سنبل نے پوچھا اور لڑکے نے پتہ بتادیا۔ ''میرا گھر راستے میں ہی آتا ہے۔ کیا آپ مجھے لفٹ دے سکتے ہیں۔'' سنبل خوش ہوتے ہوئے التجائیہ لہجے میں بولی۔

''ضرور......'' لڑکا مسکرادیا اور سنبل اس کی مسکراہٹ دیکھ کر خوش ہوگئی۔ وہ اپنی کار کی طرف بڑھی کار لاک کر کے وہ دوبارہ اس کے پاس آئی۔ ''چلیے......'' اس نے کہا۔ سنبل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ لڑکے نے گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھادی۔ ''آپ کالج میں نئے آئے ہیں؟'' سنبل نے بات شروع کی۔ لڑکے نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ وہ خاموش ہوگئی۔ ''آپ......'' سنبل نے بظاہر اس کا نام پوچھا تھا۔

''شرجیل......'' لڑکے نے اپنا نام بتایا۔

''شرجیل کیا آپ اس شہر میں نئے آئے ہیں؟''

''جی ہاں......'' لڑکے نے مختصرا جواب دیا۔

''ہوں......'' سنبل نے ہنکارہ بھرا۔ ''بس یہیں اتار دیجئے۔ میرا گھر پاس میں ہی ہے......''

شرجیل نے کار روکی۔ وہ دروازہ کھول کر نیچے اتری اور دروازہ بند کر دیا۔ وہ دروازے پر جھکی۔ ''لفٹ کے لئے تھینکس......'' سنبل مسکرا کر بولی۔

''یو...... موسٹ ویلکم......'' جواباً شرجیل بھی مسکرادیا۔

''ایک بات کہوں......؟'' سنبل نے اجازت چاہی۔

''بولیئے......'' اس نے سنبل کی طرف دیکھا۔

''آپ کی مسکراہٹ بہت خوبصورت ہے۔'' سنبل نے کہا تو وہ مسکرادیا۔

''مسکراہٹ تو آپ کی بھی بہت خوبصورت ہے......'' اس نے کہا تو سنبل بھی مسکرادی۔

''آیئے...... چائے تو پیتے جایئے......'' سنبل نے آفر کی۔ ''پھر کبھی سہی...... اس وقت ذرا مجھے جلدی ہے......'' شرجیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے...... جیسے آپ کی مرضی......'' سنبل اتنا کہہ کر سیدھی ہوگئی اور شرجیل کی کار دھول چھوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ وہ گھر کی طرف بڑھی۔ وہ ساری رات سنبل نے شرجیل کے خیالوں میں گزاری۔

☆......☆......☆

''وہ بہت ہینڈسم اور گریس فل ہے...... سنبل۔'' نسرین بولی۔ ''اگر میری منگنی عمران سے نہ ہوئی ہوتی تو میں شادی کے لئے اسے آفر ضرور کرتی......''

سنبل ہنس پڑی۔ ''تو اب کون سا تمہاری شادی عمران سے ہو چکی ہے...... منگنی ہی ہوئی ہے۔ یہ ٹوٹ بھی سکتی ہے......'' سنبل نے اسے مشورہ دیا۔

''واہ رے واہ...... دوست ہوتو تمہارے جیسے جس کے ہوتے ہوئے دشمن کی ضرورت ہی نہیں...... ابو مجھے قتل کر دیں گے......'' نسرین نے کہا تو سنبل نے ایک زوردار قہقہہ مارا۔ تیمور اور عمیر ان کے قریب آئے۔

''کیا ہوا......'' انہوں نے پوچھا۔ سنبل نے ساری بات بتائی تو وہ دونوں بھی نسرین کا مذاق اڑانے لگے اور نسرین برے برے منہ بنانے لگی۔

''ارے وہ دیکھو...... وہ ہماری ہی طرف آرہا ہے......'' نسرین چہکی۔ تینوں نے اس کی طرف دیکھا۔ شرجیل واقعی ان کی طرف آرہا تھا۔ سنبل ہولے سے مسکرادی۔

وہ جانتی تھی کہ شرجیل اسے ملنے آیا ہے۔ ''ہیلو...... کیسی ہیں آپ......'' شرجیل سنبل کے پاس آکر بولا۔ تینوں حیرت سے سنبل کی طرف دیکھنے لگے اور سنبل ان کے اس طرح دیکھنے پر مسکرادی۔

''کل گھر جاتے ہوئے میری کار خراب ہوگئی تھی۔ انہوں نے مجھے لفٹ دی تھی......'' سنبل نے ان کا شک دور کیا اور عمیر نے سکھ کا سانس لیا۔

''ویسے مجھے آپ سے شکایت ہے......'' شرجیل سنبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''وہ کیا......؟'' سنبل حیرانگی سے بولی۔ ''آپ نے کل میرا نام تو پوچھ لیا اور اپنا نام بتایا ہی نہیں۔'' شرجیل نے کہا تو سنبل مسکرادی۔

''میرا نام سنبل ہے......'' سنبل نے کہا تو شرجیل نے اثبات میں سر ہلادیا۔ نسرین کے بازو مارنے پر وہ چونکی اور پھر اس کی آنکھوں کا مطلب سمجھ کر بولی۔ ''شرجیل یہ ہیں میرے بیسٹ فرینڈز...... عمیر، تیمور، نسرین، ہمارا ایک چھوٹا سا گروپ ہے۔ جس میں مائرہ اور امیا بھی شامل ہیں...... اور یہ ہے شرجیل مجھ سے تو تم کل مل ہی چکے ہو......''

تھوڑی دیر میں وہاں مائرہ اور امیا بھی آگئیں۔ سنبل نے شرجیل کا تعارف ان سے بھی کرایا۔ ''شرجیل......'' نسرین اس سے مخاطب ہوئی۔

''ہوں......'' شرجیل نے اس کی طرف دیکھا۔

''کیا تم ہمارے گروپ جس شامل ہونے کے خواہش مند ہو......؟'' نسرین بے چینی سے بولی اور سب اس کی بے چینی پر مسکرادیئے۔

''ضرور......'' شرجیل نے کہا تو نسرین بے حد خوشی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی۔

''شرجیل ہم تمہیں ویلکم کرتے ہیں......'' عمیر نے کہا تو سب نے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔ ''تھینکس......'' شرجیل نے کہا۔

''چلو بھئی اب کینٹین میں چلتے ہیں مجھے تو بہت بھوک لگی ہے......'' ائیرہ نے کہا۔

''تو چلو......'' تیمور نے جلدی سے کہا۔

''ہاں بھئی اب تو چلو......'' امیانے طنزیہ لہجے میں کہا تو سب مسکرا دیئے۔

''چلو سنبل تم نہیں جا رہیں کیا؟ اور شرجیل تم......'' عمیر نے پہلے سنبل اور پھر شرجیل سے پوچھا۔

''نہیں مجھے بھوک نہیں ہے......'' سنبل نے کہا۔

''اور مجھے بھی......'' شرجیل نے سنبل کا ساتھ دیا۔

''کم آن یار...... فکر مت کرو۔ بل میں پے کر دوں گا......'' عمیر مسکراتے ہوئے بولا اور دونوں بھی مسکرا دیئے۔

''نہیں یار واقعی بھوک نہیں ہے......'' شرجیل نے دلیل دیتے ہوئے کہا تو عمیر نے سنبل کی طرف دیکھا تو اس کا جواب بھی وہی تھا۔

''چلو بھئی جیسے تمہاری مرضی......'' عمیر نے کہا اور پھر وہ سب وہاں سے چلے گئے۔ شرجیل اور سنبل وہاں پڑے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئے۔

شرجیل نے کتابیں گود میں رکھیں اور ایک کتاب کھول کر اس میں محو ہو گیا۔ سنبل کو اس پر غصہ آنے لگا وہ تو رکی ہی اس کی وجہ سے تھی کہ وہ اس سے باتیں کر سکے۔ شرجیل اس وقت کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔ ''شرجیل......'' سنبل نے تنگ آکر اسے پکارا۔

''ہاں......'' اس نے نظریں اٹھا کر سنبل کی طرف دیکھا۔ ''تم ہمارے گروپ میں آنے سے خوش ہو یا نہیں؟'' سنبل نے فضول سا سوال کیا۔

''ہاں...... کیوں......؟'' وہ جواب دے کر دوبارہ کتاب میں کھو گیا۔ سنبل پھر بے بسی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا ہے اس کتاب میں جو مجھ میں......'' وہ بے بسی سے بڑبڑائی۔

''کیا کہا تم نے......'' شرجیل نے کتاب سے دوبارہ نظریں ہٹائیں۔

''نہیں کچھ نہیں......'' سنبل نے پھر وہی جواب دیا شرجیل نے کتاب بند کی اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔ ''ویسے تمہارا گروپ ہے بڑا انٹرسٹنگ...... ایک دوسرے سے کافی اچھا مذاق کرتے ہو تم لوگ......'' شرجیل سنبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''میرا نہیں...... اب تم بھی اس گروپ میں شامل ہو۔ یہ گروپ تمہارا بھی ہے......'' سنبل نے کہا تو شرجیل مسکرا دیا۔ ''شرجیل تمہارے گھر میں کون کون ہے......؟'' سنبل نے پوچھا۔

''میں اور میری تنہائیاں......'' شرجیل نے صاف جواب دیا۔ ''ممی ڈیڈی کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ دونوں کا ایکسیڈنٹ میں میرا ساتھ چھوڑ گئے۔ دولت تو میرے لئے کافی چھوڑ گئے ہمارا یہاں بھی ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ میں اس میں شفٹ ہو گیا اور کالج میں ایڈمیشن لے لیا۔ سوچا اپنی پڑھائی مکمل کر لوں۔'' شرجیل نے اپنے بارے میں سب کچھ بتایا۔

''سن کر افسوس ہوا کہ تم تنہا ہو...... تم شادی کیوں نہیں کر لیتے......'' سنبل نے اسے مشورہ دیا۔

''شادی کے لئے لڑکی کی ضرورت ہوتی ہے اور لڑکی میری نظروں سے ایسی گزری نہیں جو مجھے اچھی لگے......'' شرجیل نے جواب دیا۔

''لڑکیاں تو بہت سی ہیں لیکن ابھی تم نے دھیان ہی نہیں دیا......'' سنبل کا اشارہ بظاہر اپنی طرف تھا۔

''کہاں ہے وہ لڑکی جس کی طرف میں نے دھیان نہیں دیا۔'' شرجیل نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے کہا اور سنبل مسکرا دی۔

''کیا تم مذاق کر رہے ہو؟'' سنبل نے کہا تو شرجیل بولا۔ ''چھوڑو ان باتوں کو...... تم نے اپنے بارے میں تو کچھ بتایا ہی نہیں......''

''میری زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ ماں، باپ اور ایک بڑی بہن ہے۔ عمیر میرا کزن ہے اور یہ میرے ہنستے مسکراتے دوست ہیں......'' اتنا کہہ کر سنبل خاموش ہو کر شرجیل کی طرف دیکھنے لگی۔

''کافی سیدھی زندگی ہے تمہاری......'' شرجیل بولا۔

اس سے پہلے کہ دونوں کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی تیمور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور عمیر وہاں آن دھمکے۔ "سنبل تم ٹرپ پر جارہی ہو نا اور شرجیل تم......" تیمور نے پوچھا۔

"تم سب جارہے ہو تو میں چلا جاؤں گا......" شرجیل مسکراتے ہوئے بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سنبل تم نہیں جارہیں......؟" عمیر نے سنبل کی رائے پوچھی۔

"اب تم سب جارہے ہو تو میں بھی چلی جاتی ہوں۔" سنبل شرجیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

تیمور اس کی نظروں کا مطلب سمجھ گیا۔ "اسی لئے میں نے دونوں کا نام پہلے ہی لکھوادیا تھا......" تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں مسکرادیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے اپنے گھر کو روانہ ہوگئے۔ سنبل گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا سدرہ ہاتھ میں ریموٹ پکڑے صوفے پر لیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ "السلام وعلیکم......"

"وعلیکم السلام......" سدرہ نے جواب دیا اور دوبارہ ٹی وی میں محو ہوگئی۔

"آ گئیں بیٹا......" شہناز بیگم اس کے پاس آکر پیار سے بولیں۔

"جی امی السلام وعلیکم......" سنبل نے کہا تو شہناز بیگم جواب دے کر بولیں۔ "کھانا لگواؤں بیٹا......"

"نہیں امی ابھی مجھے بھوک نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد کھاؤں گی......" سنبل نے کہا تو شہناز بیگم اثبات میں سر ہلا کر کچن کی طرف بڑھ گئیں۔ سنبل سدرہ کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ سدرہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ ٹی وی پر ابرارالحق کا دسمبر کا گانا چل رہا تھا۔ "باجی کیسی ہیں آپ......" سنبل پیار سے سدرہ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

"کیا بات ہے آج مجھ پر اتنا پیار کیوں آرہا ہے؟" سدرہ پہلے حیران ہوئی اور پھر مسکراتے ہوئے بولی تو سنبل مسکرادی۔

"کچھ نہیں......" سنبل پھر مسکرائی۔ "بس ایسے ہی۔"

"نہیں کوئی بات تو ہے......" سدرہ نے پیار سے اس کے گال میں چٹکی بھری۔ وہ پھر مسکرائی۔ "باجی آپ سمجھ جایئے نا......" سنبل اپنا منہ چھپاتے ہوئے بولی۔

"اوہ......سدرہ خوشی سے بولی۔ "کون ہے وہ خوش نصیب......جس سے تم نے پیار کیا ہے......"

"شرجیل......میرے کالج میں پڑھتا ہے......" سنبل کا منہ شرم سے لال ہوگیا۔

"تو سب تفصیل رکھی ہے اپنے پاس اس کی......" سدرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باجی......" سنبل شرمندہ ہو کر اس کے گلے لگ گئی اور سدرہ نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"کیا ہوا اس طرح کیوں چہک رہی ہو......؟" شہناز بیگم کچن سے باہر نکلتے ہوئے بھنائے ہوئے لہجے میں بولیں۔

"کچھ نہیں امی بس ایسے ہی......" سدرہ ہنستے ہوئے بولی۔

"تو پھر یہ دانت کیوں نکال رہی ہو......؟" لہجے میں اب بھی غصہ تھا۔

"کچھ نہیں ہوا امی......" سدرہ نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا اور شہناز بیگم دوبارہ کچن میں گھس گئیں۔

"وہ تمہارے عشق میں گرفتار ہوا یا نہیں......" شہناز بیگم کے کچن میں جانے کے بعد سدرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باجی آپ میرا مذاق اڑا رہی ہیں۔ جایئے میں آپ سے نہیں بولتی۔" سنبل نے منہ بنا کر کہا اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

سدرہ نے جلدی سے سنبل کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولی۔ "اچھا......اچھا بیٹھ جاؤ۔ اب نہیں اڑاتی تمہارا مذاق......" سنبل دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔ سدرہ نے ریموٹ سے ٹی وی آف کردیا۔

"باجی وہ تو ابھی میری طرف دیکھتا بھی نہیں......" سنبل ایسے لہجے میں بولی۔ جیسے اسے شکایت ہو۔

"ہوں......" سدرہ نے گہرا سانس لیا۔ "کہیں اس کی شادی تو نہیں ہوئی......"

"نہیں......نہیں......ابھی تو وہ کنوارہ ہے......" سنبل تیز لہجے میں بولی۔ سدرہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرادی۔

سنبل کے پاس شرجیل کے بارے میں جو معلومات تھیں۔ اس نے تفصیل سے سب کچھ سدرہ کو بتادیا۔ "تو پھر تم ایسا کرو کہ اچھا سا موقع دیکھ کر اپنے دل کی بات کہہ دو......" سدرہ نے اسے رائے دی۔

"باجی......کیسی باتیں کررہی ہیں۔ آپ، میں کیسے بات کروں گی۔" سنبل دھیمے لہجے میں بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تو پھر ٹھیک ہے جب وہ کسی اور لڑکی کو بیاہ کر لے جائے گا تو تم اس کی یاد میں آنسو بہانا.....'' سدرہ نے اس پر طنز کیا۔

''باجی! یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ..... آپ میری بہن ہیں یا دشمن......'' سنبل منہ بنا کر بولی۔

''ارے تم بھی تو باتیں بے وقوفی والی کر رہی ہو...... دیکھو! میری جان ضروری نہیں کہ لڑکا ہی اظہار محبت میں پہل کرے۔ اس لئے میں کہتی ہوں کہ تم ہی پہل کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اور کا ہو جائے اور تم صرف ہاتھ ملتی رہ جاؤ......'' سدرہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بات تو آپ کی ٹھیک ہے باجی.....'' سنبل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہوں..... یہ ہوئی نا بات.....'' سدرہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور سنبل بھی مسکرا کر اس کے گلے لگ گئی۔

☆......☆......☆

''عمیر.....'' تیمور نے اسے پکارا۔ ''ہاں.....'' اس نے تیمور کی طرف دیکھا۔

''تم نے کچھ نوٹ کیا۔'' تیمور نے عمیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا.....؟'' عمیر نے پوچھا۔

''یہی کہ سنبل شرجیل میں انٹریسٹ لے رہی ہے.....'' تیمور نے کہا۔

''کیا بکواس کر رہا ہے تو.....'' عمیر کو غصہ آ گیا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں بالکل سیریس ہوں۔'' تیمور سنجیدہ لہجے میں بولا۔ ساتھ ہی تیمور نے اسے اپنے شک و شبہات بتا دیئے۔ جس پر عمیر نے ایک قہقہہ لگایا۔

''ارے بس! اتنی سی بات پاگل، سنبل نے سوچا ہو گا سب جا رہے ہیں تو میں بھی چلی جاؤں.....'' عمیر ہنستے ہوئے بولا تو تیمور جواب دینے کی بجائے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ دونوں کے درمیان مزید کوئی بات نہ ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد مائیرہ ان کے پاس آ کر بولی۔ ''چلو..... سب کینٹین میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں.....''

''کیوں! پیریڈ اٹینڈ نہیں کرنا.....'' عمیر حیرانگی سے بولا۔

''نہیں..... آج عبید الرحمٰن صاحب نہیں آئے۔ ان کی چھٹی ہے.....'' مائیرہ نے بتایا۔

''کیوں.....'' عمیر مزید حیران ہوا۔

''پتہ نہیں لیکن چھٹی ہے۔ چلو اٹھو جلدی کرو.....'' مائیرہ تیز لہجے میں بولی اور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے کینٹین میں ایک ٹیبل کے گرد شرجیل، سنبل، نسرین اور ایبا بیٹھے ہوئے تھے۔ تینوں نے ارد گرد سے کرسیاں گھسیٹ کر ٹیبل کے گرد رکھیں اور اس پر بیٹھ گئے۔ ''آج سب کے لئے چائے میری طرف سے.....'' سنبل نے اعلان کیا۔

''اوہ.....! یہ کس خوشی میں.....'' عمیر نے پوچھا۔

''بس ویسے ہی.....'' سنبل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا..... اب میری بات، سب غور سے سنو.....'' ایبا نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ''فرمایئے.....'' کئی آوازیں ابھریں۔

''آج ہم سب ایک گیم کھیلتے ہیں.....'' ایبا نے تجویز ظاہر کی۔

''گیم.....'' تیمور نے ماتھے پر تیوری ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں گیم..... آج فارغ ہی تو ہیں تو میں نے سوچا کہ ایک گیم کھیلی جائے.....'' ایبا تیمور کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''عرض کیجئے کیا ہے گیم.....'' عمیر منہ بناتے ہوئے بولا۔ ''یہ تمہارا موڈ کیوں آف ہے.....؟'' ایبا کے بولنے سے پہلے سنبل بول پڑی۔

''میرا موڈ کیوں آف ہونے لگا..... چلو ایبا تم اپنی گیم بتاؤ.....''

''گیم بڑی دلچسپ ہے۔'' ایبا خوشگوار لہجے میں بولی۔

''بتاؤ گی تو پتہ چلے گا نا.....'' نسرین منہ بنا کر بولی۔

''اچھا تو سنو! ہر ایک، ایک دوسرے کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرے گا.....'' ایبا نے گیم بتائی۔

''ہیں..... کیا مطلب'' کئی آوازیں ابھریں۔

''مطلب یہ ہے کہ جو بھی جس سے محبت کرتا ہے اس کا نام بتائے یا پھر اظہار محبت کرے.....'' ایبا نے گیم کی تفصیل بتائی۔

''گیم تو واقعی بڑا دلچسپ ہے۔'' سب سے پہلے باری نسرین کی آئی۔ ایبا نے انگلی کا اشارہ نسرین کی طرف کیا۔ ''مم..... میں نہ بابا نہ گیم کسی اور سے شروع کرو.....'' نسرین بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔ سب اس کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھ کر قہقہے لگانے لگے۔

''نہیں، گیم تو تم سے ہی شروع ہوگا.....'' ایبا ہنستے ہوئے بولی۔ ''اس سے نہیں ہوگا۔ انچولی یہ ڈر چکی ہے.....'' عمیر نے اس کا مذاق اڑایا۔

''مجھے چیلنج کر رہے ہو.....'' نسرین سنجیدہ لہجے میں بولی۔ ''چیلنج ہی سمجھو.....'' لیکن تم میرا چیلنج جیت نہیں سکتی۔''

عمیر نے بظاہر اسے جوش دلایا۔ ''تو یہ بات ہے .....اب دیکھو.....'' نسرین نے اتنا کہہ کر گلا صاف کیا اور شرجیل کی طرف دیکھنے لگی۔ ''شرجیل میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ اتنا کہ جتنا کوئی نہ کر سکے۔'' نسرین نے کہا تو شرجیل مسکرا دیا۔

تم واقعی مجھ سے محبت کرتی ہو.....'' شرجیل مسکراتے ہوئے بولا۔

''میں تم میں صرف کامران کو دیکھتی ہوں.....اسی لئے کچھ دیر کے لئے تمہیں اپنا کامران سمجھ کر اظہار محبت کر لیا۔'' نسرین نے کہا تو سب نے اسے داد دی۔

''ارے پیار ہو تو نسرین جیسا.....'' عمیر نے اس پر طنز کیا۔

''میں نے تو پھر اپنی محبت کا اظہار کر لیا.....لیکن تم نے ابھی تک اظہار نہیں کیا.....'' نسرین بھنائے ہوئے لہجے میں بولی۔ اس نے کن اکھیوں سے سنبل کی طرف دیکھا تھا۔ سنبل نے اسے تیز نظروں سے گھورا جبکہ عمیر خاموش ہو گیا۔

''اب باری ہے تیمور کی.....'' ایبا نے اعلان کیا۔

''میں ہی نظر آیا۔ باقی لوگ بھی تو بیٹھے تھے.....'' تیمور اسے گھورتے ہوئے بولا۔ ''ایسا کرتے ہیں کہ پہلے عمیر کی باری پھر میری.....''

''نہیں.....نہیں.....باری تو تمہاری ہی ہوگی۔ چاہے کچھ ہو جائے.....'' ایبا مضبوط لہجے میں بولی۔ ''تمہاری باری ہے.....'' تیمور نے غصے سے دوبارہ لفظ دوہرایا۔

''یہ بھی سوچو کہ تمہاری باری بھی آنی ہے.....''

''تو میں کون سا پیچھے ہٹوں گی..... میں اپنی باری اچھے طریقے سے ادا کروں گی لیکن فی الحال تم تو اپنی باری پوری کرو.....'' ایبا نے کہا۔

''ٹھیک ہے اب میرا دیکھو پرپوز کرنے کا طریقہ.....'' تیمور مسکراتے ہوئے بولا۔ اس نے اپنے سامنے بیٹی مائیرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ ''دیکھو! مائیرہ میری ان آنکھوں میں دیکھو۔ کتنا پیار ہے تمہارے لئے ...... کتنی شدت ہے تمہیں پانے کی، دیکھو میری ان آنکھوں میں یہ صرف تمہیں دیکھنا چاہتی ہیں، مائیرہ لوگ تو صرف جھوٹے دعوے کرتے ہیں، ڈائیلاگ بولتے ہیں لیکن.....لیکن میں تم سے واقعی بے انتہا پیار کرتا ہوں۔ میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ کچھ بھی دنیا کی اگر کوئی بھی دیوار ہمارے درمیان حائل ہو جائے تو میں اس دیوار کو توڑ دوں گا۔ میں تم سے بیحد پیار کرتا ہوں۔ I LOVE YOU! '' تیمور کے لفظوں میں بہت زیادہ سنجیدگی تھی۔

''I LOVE YOU TOO'' مائیرہ نے کہا تو کینٹین تالیوں سے گونج اٹھا۔ سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ تالیوں کی بھرمار میں ان کے دوست بھی شامل تھے اور مائیرہ کا منہ شرم سے لال ہو گیا تھا۔

''واہ! تیمور تو تو چھپا رستم نکلا...... میں تو سمجھا تھا تو بس ایسے ہی ہے لیکن تو تو بڑا گریٹ ہے.....'' عمیر اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے داد دیتے ہوئے بولا۔

''کاش! اس طرح اگر شرجیل مجھے پرپوز کرتے تو.....'' سنبل نے سوچا۔

''اب باری ہے جی سنبل کی .....'' ایبا نے بظاہر سنبل کو کنویں میں دھکیلا تھا۔ ''اب کوئی ناں نہیں چلے گی۔ ایمانداری سے اپنے دل کی بات کہو.....''

ٹھیک ہے میں کوئی بات نہیں کروں گی.....'' سنبل نے عمیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ خوش ہو گیا۔ ''شرجیل میں.....مم......میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ جب تمہیں پہلی بار دیکھا تو میری راتوں کی نیند اڑ گئی میں صرف گیم کی حد تک نہیں بلکہ سچے دل سے تم سے محبت کرتی ہوں، میں تم سے بے انتہا محبت کرتی ہوں......'' سنبل تھرتھراتی ہوئی آواز میں بولی۔ سب حیرت سے اس کا منہ تکنے لگے۔ عمیر کی تو حالت دیکھنے والی تھی جبکہ شرجیل کی حالت بھی کچھ کم نہ تھی۔

''یہ.....یہ.....کیا بکواس ہے.....'' شرجیل کو غصہ آ گیا۔

''شرجیل یہ بکواس نہیں ہے۔ میں واقعی تم سے بے انتہا محبت کرتی ہوں......'' سنبل بالکل سنجیدہ تھی۔

''مجھے ایسا مذاق بالکل پسند نہیں......'' شرجیل اٹھتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے بولا اور ایک طرف بڑھ گیا۔ عمیر بھی اٹھا جو غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔ وہ بھی کینٹین کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سنبل پریشانی سے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی پر پھیرنے لگی۔

"یہ کیا بیوقوفی تھی سنبل......" دونوں کے جانے کے بعد تیمور نے کہا۔

"یہ بیوقوفی نہیں پیار ہے......" سنبل چلائی اور تیمور نے مزید کوئی بات نہ کی۔

☆......☆......☆

"یہ لو......" سدرہ نے چائے کا کپ سنبل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...... سنبل نے ہاتھ بڑھا کر کپ پکڑ لیا۔

"ہوں سچویشن تو کافی خراب ہو گئی ہے......" سدرہ کے لہجے میں دکھ کا عنصر شامل تھا۔

"ہاں باجی اب کیا ہوگا وہ تو ناراض ہو گیا ہے......" سنبل بھرائی آواز میں بولی۔

"پاگل روکیوں رہی ہو؟ ایسا کچھ نہیں ہوا......" سدرہ نے آگے بڑھ کر سنبل کو گلے لگا لیا۔ وہ رونے لگی۔ سدرہ اسے چپ کرانے لگی۔ "اچھا چائے پیو۔ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" سدرہ نے کہا تو سنبل نے آنسو پونچھے۔ "اچھا ایسا کرو تم اس سے پھر بات کرو......" سدرہ نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب میں اس سے بات نہیں کروں گی......" سنبل نے چائے کا گھونٹ بھر کر نفی میں سر ہلایا۔

"میری جان کیسی باتیں کر رہی ہو تم شرجیل بھی تمہاری وجہ سے پریشان ہوگا تم ضرور بات کرنا اور اس کا ری ایکشن دیکھنا۔ مجھے یقین ہے وہ بھی اس دفعہ مثبت جواب دے گا......" سدرہ نے اسے سمجھایا۔ سنبل نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ خاموشی سے چائے پیتی رہی۔ "تو کرو گی نا بات ......" سدرہ نے کہا کہ بظاہر اس نے جواب مانگا تھا۔

"کک......کوشش کروں گی......" سنبل نے چائے کا کپ ختم کرتے ہوئے کہا۔

"کوششیں نہیں تم اس سے بات کر کے اپنی بات کا سیدھا جواب مانگنا......" سدرہ نے کہا۔ "لاؤ یہ کپ مجھے پکڑا دو......"

سنبل نے چائے کا کپ سدرہ کو پکڑا دیا اور وہ کپ لے کر نیچے چلی گئی۔ سنبل اس وقت چھت پر موجود تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ پرندے قطاروں کی صورت میں اڑ رہے تھے۔ شام بہت خوبصورت تھی۔ صاف نیلا آسمان بڑا خوبصورت لگ رہا تھا۔ لیکن سنبل بے نیاز اپنی سوچوں میں گم تھی۔ اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ "سنبل چلو نیچے آؤ...... کھانا کھالو......" سدرہ اس کے پاس آ کر بولی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے......" اس نے روکھا سا جواب دیا۔

"لو...... اس میں بھوک کا کیا قصور چل آ کھانا کھا لے۔ ابو بھی آ چکے ہیں وہ بلا رہے ہیں......" سدرہ نے کہا اور سنبل بوجھل بوجھل قدموں کے ساتھ اس کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔

دوسرے دن شرجیل اور عمیر نے سنبل سے کوئی بات نہ کی۔ وہ بھی خاموش رہی۔ ایمانے بھی اسے شرجیل سے بات کرنے کے لئے تیار کرنا چاہا۔ لیکن وہ نہیں مانی۔ چھٹی کے بعد وہ سب اپنے اپنے گھروں کی طرف ہو لئے۔ ٹریفک سگنل پر بتی لال ہونے پر اس نے گاڑی روک دی۔ وہ پریشانی سے ہرے رنگ کی بتی جلنے کا انتظار کرنے لگی۔ "اللہ کے نام پر کچھ دیتی جا بیٹی......" ایک فقیر اس کی گاڑی کے پاس آ کر فریاد کرنے لگا۔ سنبل نے پرس سے دس روپے کا نوٹ نکال کر اس کے کشکول میں ڈال دیا۔ فقیر نے آگے بڑھ کر شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ سنبل کو بے چینی سی ہونے لگی۔ "اللہ تیری عمر دراز کرے۔ تجھے ہر بری بلا سے بچائے...... بیٹی تو جس راہ پر چل رہی ہے وہ تیرے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے اس راستے کو چھوڑ دے۔ وہی راستہ پکڑ جس پر تو پہلے چل رہی تھی......" فقیر نے کہا اور مزید کچھ کہے بغیر ایک طرف بڑھ گیا۔ وہ حیران پریشان فقیر کو جاتے دیکھتی رہی۔ فقیر ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا۔ گلی میں اس وقت کوئی نہ تھا۔ اچانک نجانے کہاں سے ایک چمگادڑ نمودار ہوئی جو عام چمگادڑوں سے بہت بڑی تھی۔ وہ فقیر کی طرف بڑھی اور اس کے سر کے اوپر تیزی سے چکر کاٹنے لگی۔ فقیر تھوڑا سا جھکا اور ہاتھ میں پکڑا کشکول چمگادڑ کو دے مارا۔ کشکول چمگادڑ کو تو نہ لگا۔ البتہ گلی کی دیوار میں جا لگا۔

اچانک چمگادڑ نے منہ کھولا اور اس کے منہ سے آگ کی تیز دھار نکل کر فقیر کی طرف بڑھی۔ فقیر پیچھے ہٹ گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور آگ کی دھار ایک طرف پڑے کوڑے پر جا پڑی۔ جس کے نتیجے میں کوڑے میں آگ لگ گئی۔ چمگادڑ نے منہ بند کیا اور تیزی سے فقیر کی طرف بڑھی۔ فقیر اس سے پہلے کہ اپنا بچاؤ کرتا۔ چمگادڑ اس کی گردن کے ساتھ چپک گئی۔ فقیر نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر جا گرا اور پھر فقیر کی چیخوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چمگادڑ فقیر سے علیحدہ ہوئی اور ہوا میں بلند ہوگئی۔ فقیر کی گردن میں بہت بڑا سوراخ ہوگیا تھا۔ چمگادڑ نجانے کہاں غائب ہوگئی تھی۔ فقیر بری طرح تڑپتا رہا اور تھوڑی دیر میں وہ ٹھنڈا ہوگیا۔

☆......☆......☆

''رُکو...... میری بات سنو......'' سنبل شرجیل کے سامنے آ کر بولی۔

''کیا ہے......؟'' وہ چڑ سا گیا۔

''میں نے تمہیں کوئی غلط بات تو نہیں کہی تھی...... جو تم مجھ سے اس طرح روٹھے ہوئے ہو......'' سنبل ہمت کر کے بولی۔

''جو بھی ہے لیکن میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں......'' شرجیل نے کہا۔

''لیکن میرا قصور کیا ہے۔ صرف تم سے پیار ہی تو کیا ہے......'' سنبل بھرائی آواز میں بولی۔

''روؤ مت...... لیکن تمہیں اس طرح سب کے سامنے میری انسلٹ نہیں کرنی چاہیئے تھی۔'' شرجیل آگے بڑھ کر اس کے آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔ لہجہ شکایت سے بھرپور تھا۔

''وہ انسلٹ نہیں پیار تھا......'' سنبل نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''تو اس طرح سب کے سامنے اور وہ بھی ان شیطانوں کے بیچ......'' شرجیل مسکراتے ہوئے بولا۔

''پیار اسی طرح سب کے سامنے کیا جاتا ہے......'' سنبل مسکراتے ہوئے بولی۔

''او......'' شرجیل نے طنزیہ ہونٹوں کو دائروی شکل دی۔ سنبل بے اختیار ہنس دی۔

''تو کیا تم مجھ سے پیار کرتے ہو......'' سنبل نے پوچھا۔

''بہت......'' شرجیل نے جواب دیا تو سنبل آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گئی۔

''ارے...... ارے...... سنبل یہ کیا کر رہی ہو۔ سب دیکھ رہے ہیں......'' شرجیل بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔ اس وقت اس جگہ پر کوئی نہیں تھا جہاں وہ کھڑے تھے۔

''کک...... کوئی دیکھ لے گا......''

''دیکھنے دو...... مجھے کسی کی پرواہ نہیں......'' وہ لاپروائی سے بولی۔

دور کھڑا عمیر خون کے گھونٹ پی رہا تھا۔ تیمور اس کے پاس کھڑا اس کی حالت کو صاف محسوس کر رہا تھا۔ ''چلو یہاں سے......'' عمیر دانت پیستے ہوئے بولا اور تیمور بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔

☆......☆......☆

بس بھر چکی تھی۔ پرنسپل اور ٹیچرز بھی بیٹھ چکے تھے۔ پھر اللہ اللہ کرتے ہوئے بس چل پڑی۔ ''سنبل مبارک ہو تمہیں تمہاری محبت مل گئی۔'' امیا جو کہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ تھوڑا سا آگے ہو کر بولی۔

''تھینکس امیا......'' سنبل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے پاس بیٹھے شرجیل کی طرف دیکھنے لگی۔ شرجیل بھی مسکرا دیا۔ ''ویسے تم نے میرے حق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔'' نسرین منہ بناتے ہوئے بولی جو امیا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

''وہ کیسے......؟'' سنبل حیرانگی سے پیچھے مڑی۔

''شرجیل تو میرا تھا اور حاصل تم نے کر لیا......'' نسرین نے کہا تو تینوں قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جس میں شرجیل بھی شامل تھا۔ ''تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔'' مائرہ نے تیمور کے بازو مارتے ہوئے کہا۔ ''خوشی......'' وہ ہنسا۔ ''خوشی کیسی...... عمیر کی طرف دیکھو......''

مائرہ نے عمیر کی طرف دیکھا جو خاموشی سے باہر کے نظاروں میں گم تھا۔ آج وہ کتنا بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ ہر وقت چہکنے والا عمیر آج کتنا خاموش تھا۔ ''لیکن یہ تو تیمور قسمت کے کھیل ہیں نہ......'' مائرہ نے کہا۔ اسے واقعی عمیر کی طرف دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا۔

''قسمت...... بہت غلط کیا قسمت نے اس کے ساتھ......'' تیمور نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''اللہ عمیر کو حوصلہ دے......'' مائرہ نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آمین......'' تیمور نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سنبل......" شرجیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہوں......" سنبل نے شرجیل کی طرف دیکھا۔

"یہ عمیر ہم سے بڑا کھنچا رہتا ہے......" شرجیل نے اپنے دل کی بات کہی۔

"عمیر......" وہ عمیر کی طرف متوجہ ہوگئی۔ عمیر تو اس سے محبت کرتا تھا۔ سنبل نے گردن موڑ کر عمیر کی طرف دیکھا جو اب بھی باہر کے مناظروں میں گم تھا۔ سنبل صاف سمجھ گئی تھی کہ وہ خاموش کیوں ہے۔ "پپ......پتہ نہیں۔" سنبل جان بوجھ کر انجان بنی۔

بس مزید دو گھنٹے چلنے کے بعد ایک خوبصورت سے مقام پر رکی۔ "سب بچے میری بات غور سے سنو۔" پرنسپل صاحب اپنی سیٹ سے اٹھ کر بولے۔ سب ان کی طرف متوجہ ہوگئے۔ سوائے عمیر کے۔ "یہاں ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کرنی۔ جس سے ہمارا یا ہمارے کالج کا نام بدنام ہو......" پرنسپل صاحب نے سب کو تاکید کی۔ سب لڑکے اور لڑکیاں بس سے نیچے اترے۔

"چل عمیر......" تیمور عمیر کے پاس آکر بولا جو گم صم بیٹھا ہوا تھا۔

"ہوں......" وہ چونکا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ باہر آجا۔ سب لوگ باہر جا چکے ہیں......" تیمور نے کہا اور عمیر اٹھ کھڑا ہوا۔ دونوں بس سے باہر نکلے تو عمیر کی نظر سامنے کھڑے شرجیل اور سنبل پر پڑی۔

"شرجیل وہ دیکھو کتنی خوبصورت جگہ ہے......" سنبل نے ایک خوبصورت پہاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ وہیں پر چلتے ہیں۔" شرجیل نے کہا تو سنبل خوشی سے چہکی۔ تیمور نے عمیر کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکل کر گالوں پر پھیل گئے۔ شرجیل اور سنبل پرنسپل صاحب کی طرف بڑھے۔ "سر ہم اس پہاڑی کی طرف جانا چاہتے ہیں۔" شرجیل نے پرنسپل صاحب سے اجازت چاہی۔

"ضرور جاؤ......لیکن جلدی آجانا......اور ہاں ہوٹل کا راستہ تمہیں معلوم ہے......؟" پرنسپل صاحب نے پوچھا۔

"جی سر میں پہلے بھی یہاں پر کئی دفعہ آچکا ہوں......" شرجیل مسکراتے ہوئے بولا اور دونوں اس پہاڑی کی طرف جانے والے راستے پر چل پڑے۔ "عمیر ہم سب بھی اس پہاڑی پر چلتے ہیں۔" تیمور نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! آئیڈیا تو اچھا ہے......" نسرین چہکی۔

"تو پھر دیر کاہے کی، چلو چلتے ہیں......" ایما نے کہا۔

"تم سب جاؤ یار! میرا دل نہیں چاہ رہا۔" عمیر افسردہ لہجے میں بولا۔

"یہ کیا بات ہوئی یار......" تیمور نے کہا۔ "تو چل تو سہی تیرا دل بھی بہل جائے گا......"

"نہیں یار! میں نے کہہ دیا نا تم سب جانا چاہتے ہو تو جاؤ لیکن میرا دل نہیں مان رہا۔" عمیر نفی میں سر ہلا کر بولا۔ اس کے لہجے میں غصہ بھی شامل تھا۔ "تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم وہاں جاکر کیا کریں گے......" ایما نے مصنوعی غصے سے کہا لیکن عمیر نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل کی طرف جانے لگے۔

☆......☆......☆

"کتنی خوبصورت جگہ ہے نہ......" سنبل اردگرد دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں......" شرجیل نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ واقعی بہت خوبصورت جگہ تھی۔ آبشار سے بہتا پانی اردگرد ہری گھاس کی چادر بچھی ہوئی تھی اور اوپر صاف نیلا آسمان ٹھنڈی ہوا یہ جگہ جنت کا ٹکڑا لگ رہی تھی۔

"شرجیل......" سنبل زوردار آواز میں بولی۔ اس کی آواز چاروں طرف گھومنے لگی تھی۔

"یہ کیا بچپنا ہے......؟" شرجیل ہنستے ہوئے بولا تو سنبل بھی مسکرادی۔

"سنبل......" شرجیل سنبل سے مخاطب ہوا۔

"ہوں......" وہ شرجیل کی طرف دیکھنے لگی۔

"میری ان آنکھوں میں دیکھو......" شرجیل نے کہا۔

"کیوں......کیا ہے تمہاری ان آنکھوں میں؟" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"مذاق مت کرو۔ سنبل میں بالکل سیریس ہوں......" شرجیل واقعی سنجیدہ ہو چکا تھا۔ "اچھا لو......اب۔" سنبل نے شرجیل کی آنکھوں میں جھانکا۔ "سنبل اگر مجھے کچھ ہوگیا تو تم کیا کرو گی۔"

شرجیل سنبل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

سنبل نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔ ”تو...... تو...... میں مر جاؤں گی......“ وہ ڈر گئی۔ اس نے شرجیل کو زور سے بھینچ لیا۔

”تو اتنا پیار کرتی ہو تم مجھ سے......“ شرجیل مسکراتے ہوئے بولا۔

”میں تم سے اتنا پیار کرتی ہوں کہ تمہیں بتا نہیں سکتی۔“ سنبل جذباتی لہجے میں بولی۔

”کیا کر سکتی ہو تم میرے لئے......“ شرجیل نے اسے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

”میں تمہاری خاطر اس پہاڑی سے کود سکتی ہوں۔“ سنبل پختہ لہجے میں بولی۔

”تو پھر دکھاؤ کود کر......“ شرجیل عجیب سے انداز میں بولا۔ سنبل نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ وہ بالکل سیریس تھا۔ سنبل تیزی سے آگے بڑھی۔ لیکن شرجیل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ”ایسے مزہ نہیں آئے گا۔ اپنی شہ رگ کاٹ سکتی ہو میرے سامنے......“ شرجیل نے دوبارہ پوچھا۔

”ہاں......“ سنبل نے مختصر جواب دیا۔ اس کا لہجہ اب بھی پختہ تھا۔

”تو ٹھیک ہے کاٹ کر دکھاؤ اپنی شہ رگ......“ شرجیل نے جیب سے تیز دھار چاقو نکالتے ہوئے کہا۔ سنبل حیران رہ گئی۔ ”لو......“ شرجیل چاقو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

”یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔“ سنبل چاقو پکڑتے ہوئے حیرانگی سے بولی۔

”اس بات کو چھوڑو۔ سچ سچ بتاؤ کیا تم مجھ سے پیار ہی نہیں کرتیں۔“ شرجیل طنزیہ لہجے میں بولا۔ ”نہیں میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں......“ سنبل جوشیلے انداز میں بولی۔ اس نے چاقو اپنی شہ رگ پر رکھ لیا۔

سنبل نے چاقو پر اپنی گرفت مضبوط کی ہی تھی کہ اسے حیرت سے دوچار ہونا پڑا۔ شرجیل کی شکل بڑی تیزی سے بدلنے لگی۔ شرجیل کی شکل سے نہایت بھیانک چہرہ نمایاں ہونے لگا۔ سنبل نے اپنی گرفت چاقو پر سے ڈھیلی کر لی۔ تھوڑی دیر بعد وہاں اتنا خوفناک شخص کھڑا تھا کہ سنبل کو اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ چیخ مار کر پیچھے ہٹی۔ وہ بدصورت کریہہ شکل اور بیحد کالی رنگت کا مالک شخص تیزی سے سنبل کی طرف بڑھا۔ ”اے لڑکی اپنی شہ رگ کاٹ۔“ وہ آگے بڑھتا ہوا بولا۔ ”ورنہ......“ اس سے پہلے کہ وہ شخص سنبل کو کوئی نقصان پہنچاتا۔ اس شخص کی چیخ نکلی۔ کیونکہ پیچھے سے کسی نے اس کے سر میں تیز دھار تلوار ماری اور تلوار تیزی سے سر سے شروع ہو کر اس کا سارا جسم کاٹتی چلی گئی۔ اس کے دو حصے ہو کر دونوں طرف جا گرے۔ پیچھے ایک خوبصورت نوجوان ہاتھ میں خون سے رنگی تلوار لئے کھڑا تھا۔ ”کک...... کک...... کون ہو تم......“ سنبل چلائی۔

”کبیر......“ لڑکے کی آواز چاروں طرف گونجی۔

اس بدصورت شخص کے دونوں حصے جو زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ اچانک اپنی جگہ سے خود بخود اٹھے اور ایک دوسرے سے دوبارہ جڑ گئے اور اب وہ شخص بالکل صحیح وسلامت کھڑا تھا۔ سنبل نے دوبارہ ایک زوردار چیخ ماری اور بھاگ کر کبیر کے پیچھے چھپ گئی۔ ”مم...... مم...... مجھے اس سے بچالو......“ سنبل لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔ کبیر نے تلوار پر اپنی گرفت مضبوط کر لی اور تیزی سے اس بدصورت شخص کی طرف بڑھا۔ کبیر نے تلوار تیزی سے گھمائی اور اس بدصورت شخص کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ خون کسی فوارے کی مانند اس کی گردن سے نکلنے لگا۔ دھڑ بھی زمین پر جا گرا۔ کبیر گھوما، اور پیچھے کھڑی سنبل خوف کی شدت سے کانپ رہی تھی۔ ”چلو...... یہاں سے......“ کبیر نے سنبل کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور سنبل بے اختیار سی اس کے ساتھ چل پڑی۔

☆......☆......☆

”کافی دیر ہو گئی۔ دونوں ابھی تک نہیں آئے......“ امیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں...... اب تک تو انہیں واپس آ جانا چاہئے تھا......“ مائرہ بولی۔

”تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو...... وہ شاید ادھر جذبات کی رو میں بہہ رہے ہوں......“ نسرین مسکراتے ہوئے بولی۔ سب مسکرا دیئے۔

”ہمیں وہاں جا کر دیکھ لینا چاہئے۔ شاید وہ کسی مشکل میں نہ ہوں......“ تیمور نے خدشہ ظاہر کیا۔

”ہو بھی سکتا ہے۔“ مائرہ بولی۔ ”تو پھر چلو اٹھو وہاں جا کر دیکھتے ہیں۔ آخر وہ ہمارے دوست ہیں......“ تیمور اٹھتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے بولا اور باقی سب بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"عمیر کو بھی ساتھ لے چلیں......" امیا نے کہا۔

"چلو اس سے پوچھتے ہیں جا کر ویسے وہ مانے گا نہیں......" تیمور نے کہا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔ سب نے اس کا ساتھ دیا۔ تیمور نے اس کے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ "کون ہے......" اندر سے عمیر کی آواز آئی۔

"میں ہوں تیمور......" تیمور نے جواب دیا۔

"آ جاؤ اندر...... تمہیں کس نے روکا ہے......" اندر سے عمیر کی آواز آئی...... وہ سب دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ عمیر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمیر تم سے ایک بات کرنی ہے اگر مانو تو......" امیا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بولو......" عمیر امیا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کافی دیر ہو چکی ہے۔ ابھی تک سنبل اور شرجیل واپس نہیں آئے۔ وہ کسی مصیبت میں نہ گرفتار ہو گئے ہوں تو ہم نے سوچا کہ ہم انہیں دیکھ کر آتے ہیں......" امیا نے عمیر کو بتایا۔

"تو...... پھر میں کیا کروں......" عمیر کا پارہ چڑھ گیا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو......" امیا کے بولنے سے پہلے نسرین بول پڑی۔

"میں کیوں جاؤں...... تمہیں جانا ہے تو جاؤ......" عمیر بھنائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"عمیر اپنی پرانی سنبل کی خاطر ہی چلے آؤ......" تیمور نے منت سماجت کے لہجے میں کہا۔ عمیر نے اس دفعہ کوئی جواب نہ دیا۔

"چلو! عمیر سنبل کے لئے نہیں تو کم از کم ہماری خاطر ہی چلو ہمارے ساتھ......" تیمور توقف کے بعد اس کا بازو پکڑ کر بولا۔ عمیر تھوڑی ہچکچاہٹ کے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سب ہوٹل سے باہر نکل کر اس جگہ کی طرف بڑھے جس طرف سنبل اشارہ کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ سب اس جگہ پر پہنچ گئے۔

"واہ...... کتنی خوبصورت جگہ ہے......" مائیرہ جھومتے ہوئے بولی۔

"پہلے جس کام سے آئی ہو وہ تو کر لو......" عمیر درشتگی کے عالم میں بولا اور مائیرہ مسکرا دی۔ وہ سمجھ چکی تھی عمیر سنبل سے ابھی بھی اتنی محبت کرتا ہے جتنی وہ پہلے کرتا تھا۔

"وہ دونوں گئے کہاں یہاں پر تو وہ کہیں بھی نظر نہیں آ رہے......" تیمور ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے بولا۔

"یہیں کہیں ہوں گے کہاں جا سکتے ہیں وہ دونوں......" امیا نے کہا۔

"ارے وہ کیا ہے......" عمیر نے چونکتے ہوئے بولا۔ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ عمیر تیزی سے اس طرف چلنے لگا۔ سب نے اس کا ساتھ دیا۔ عمیر رکا اور زمین پر پڑی ایک چھوٹی سی چیز اٹھا لی۔ "ارے یہ تو سنبل کا کانٹا ہے......" امیا حیران ہوتے ہوئے بولی۔

"کہیں دونوں کے ساتھ کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا" نسرین نے خدشہ ظاہر کیا۔

"اللہ نہ کرے۔" مائیرہ جلدی سے بولی۔ "چلو آگے بڑھتے ہیں شاید وہ کہیں نظر آ جائیں......" عمیر پریشان ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں...... چلو......" سب نے بیک وقت کہا۔ وہ دوبارہ چل پڑے۔ کافی دیر چلنے کے بعد عمیر تھک کر بولا۔

"وہ تو کہیں بھی نظر نہیں آ رہے...... ایسا کرتے ہیں واپس چلتے ہیں اور پرنسپل صاحب کو سب کچھ بتا دیتے ہیں۔ وہی ہمیں کوئی درست مشورہ دیں گے......" عمیر نے سب کو مشورہ دیا۔

"ٹھیک ہے تو پھر چلو واپس بات تو تمہاری بالکل ٹھیک ہے......" تیمور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ سب دوبارہ واپس چل پڑے۔

☆......☆......☆

"کک...... کک...... کون ہو تم۔" سنبل نے پوچھا۔ جس کا ہاتھ کبیر پکڑے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

"میرا نام کبیر ہے......" وہ بولا گردن اس کی سیدھی ہی رہی۔ "وہ...... وہ...... شرج...... شرجیل کو کیا ہوا تھا......" سنبل کے لہجے میں ڈر اور خوف کی لہر شامل تھی۔

"وہ...... عروش تھا۔" کبیر نے جواب دیا۔

"عروش کون......؟" سنبل نے سوال کیا۔

"عروش کا بھائی......" کبیر نے اس دفعہ بھی الجھا ہوا جواب دیا۔

"تم میرا ہاتھ تو چھوڑو......" سنبل تھک چکی تھی۔

"ابھی نہیں......" کبیر نے جواب دیا اور رفتار اور تیز

کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگہ رکا۔ اس نے سنبل کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ چاروں طرف درختوں کا جھرمٹ پھیلا ہوا تھا۔ کبیر ایک جگہ درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ سنبل ویسے ہی ڈری سہمی کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ کبیر اس کی ایسی حالت دیکھ کر ہنس پڑا۔ ''بیٹھ جاؤ! کیا اسی طرح کھڑی رہو گی......'' کبیر ہنستے ہوئے بولا اور سنبل بھی ایک جگہ درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ ''بھوک تو نہیں لگی......'' کبیر نے پوچھا۔ سنبل نے جواب دینے کی بجائے نفی میں سر ہلا دیا۔ کبیر نے تلوار ابھی بھی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ سنبل کافی ڈری ہوئی تھی۔ اس کے ذہن میں کئی سوال منڈلا رہے تھے۔ جن کا جواب ڈھونڈنے کی وہ خود ہی کوشش کر رہی تھی۔ ''تمہیں شاید کسی نے سمجھایا تھا کہ تم اس راہ پر مت چلو لیکن تم نے کوئی توجہ نہ دی......'' کبیر توقف کے بعد بولا تو سنبل کو وہی فقیر بابا یاد آ گیا جو اسے سڑک پر ملا تھا۔ کوئی جواب نہ پا کر کبیر خاموش ہو گیا۔

آہستہ آہستہ شام کے سائے اپنا بسیرا کرنے لگے۔ پرندے اپنے گھونسلوں کا رخ کرنے لگے۔ سورج اپنا منہ چھپانے لگا۔ ''میں ایسا کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ تمہیں بھوک لگی ہے......'' کبیر اٹھتے ہوئے بولا۔ سنبل کو واقعی بھوک لگی ہوئی تھی۔ ''یہاں سے کہیں مت جانا ورنہ تم اپنی موت کی خود ذمہ دار ہو گی......'' کبیر نے کہا اور ایک طرف بڑھ گیا۔''

تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس نے ہاتھ میں سیب اور امرود پکڑے ہوئے تھے۔ اس نے سیب اور امرود سنبل کے سامنے زمین پر رکھ دیئے۔ ''لو کھا لو...... یہاں شہر جیسا کھانا نہیں ملے گا۔ یہاں تو بس یہی ہے......'' کبیر نے کہا اور دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ جب کافی دیر سنبل نے کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا تو وہ بولا۔ ''تم کھا کیوں نہیں رہی یہ زہریلے پھل تو نہیں ہیں۔ اگر تمہیں شک ہے تو میں یہ کھا کر دکھا سکتا ہوں......'' سنبل کی طرف کبیر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ لیکن سنبل نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ چپ چاپ اس کی طرف دیکھتی رہی۔ کبیر اٹھا اور سنبل کے پاس رکھے پھلوں میں سے ایک سیب اٹھا کر اسے کھانے لگا۔ ''اب یقین آ گیا......لو اب کھا لو......'' کبیر نے اتنا کہا اور ایک سیب سنبل کی طرف بڑھا دیا۔ سنبل نے کانپتے ہاتھوں سے سیب پکڑ لیا۔ کبیر دوبارہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ ''گھبرانے کی ضرورت نہیں، اب تم محفوظ ہو......'' کبیر سنبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ اب رات نے اپنی حکمرانی کافی حد تک قائم کر لی تھی۔ سناٹے نے بھی رات کا پورا پورا ساتھ دیا تھا۔

''یہ......یہ......کون سی جگہ ہے......؟'' سنبل سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

''یہ......جنگل ہے......'' کبیر نے بتایا۔

''کیا......؟'' سنبل چلائی۔

''اس میں چلانے کی کیا ضرورت ہے......'' کبیر مسکرایا۔

''ہم جنگل میں ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ اس میں چلانے کی کیا بات ہے۔ اگر......'' وہ پریشان ہو کر بولی۔

''اگر......'' کبیر نے پوچھا۔

''اگر کوئی جنگلی جانور آ گیا تو......'' سنبل نے کہا تو کبیر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔

''میرے ہوتے ہوئے یہاں پر کوئی بھی جانور نہیں آ سکتا......''

''کیوں تم کیا ہو......؟'' سنبل نے طنزیہ لہجے میں مسکرا کر کہا۔

''میں ......'' وہ مسکرایا۔ ''وقت آنے پر تمہیں سب کچھ پتہ چل جائے گا۔'' کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سنبل مزید کچھ نہ بولی۔ بھوک کچھ کم کرنے کے لئے اس نے ایک اور سیب کھا لیا تھا۔ جب رات نے کافی سفر طے کر لیا تو کبیر اپنی جگہ سے اٹھا اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ اس نے اپنے اور سنبل کے گرد کافی بڑا دائرہ کھینچ لیا تھا۔ وہ پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ سنبل اسے الجھن بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ لیکن منہ سے کچھ نہ بولی۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم کیا جاننا چاہتی ہو......؟'' کبیر مسکراتے ہوئے بولا۔ وہ سنبل کی نظروں کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ ''یہ تمہاری حفاظت کے لئے ہے کوئی بھی اس دائرے کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب تم بے فکر رہو......'' کبیر نے اسے بتایا۔ ''ویسے تم سے ایک بات پوچھوں......''

سنبل نے کوئی رسپانس نہ لیا۔ ''تم اچھی طرح جانتی تھیں کہ عمیر تم سے بے حد پیار کرتا ہے تو تم نے اسے اہمیت کیوں نہ دی......'' کبیر نے پوچھا۔ سنبل کی طرف سے اس دفعہ بھی کوئی جواب نہ ملا۔ ''کچھ بولو تو سہی......'' کبیر دوبارہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بولا لہجہ بھنایا ہوا تھا۔ لیکن اس دفعہ بھی سنبل پر کوئی اثر نہیں ہوا..... ''اچھا نہیں بولنا تو مت بولو۔ لیکن میری ایک بات غور سے سنو۔ اس دائرے سے باہر مت جانا ..... '' کبیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کبیر نے آنکھیں بند کر لیں۔ سنبل کافی دیر اسے غصے سے گھورتی رہی۔ رات تیزی سے اپنا سفر طے کر رہی تھی۔ رات کے سناٹے نے سنبل کے دل میں مزید خوف بڑھا دیا تھا۔ سنبل نے ایک نظر کبیر پر ڈالی۔ وہ نیند کی گہری وادی میں ڈوبا ہوا تھا۔ سنبل اپنی جگہ سے اٹھی اور اردگرد دیکھتی ہوئی آگے بڑھی۔ وہ دائرے سے باہر آئی تو درخت پر لٹکا ہوا ناگ اس پر جا گرا۔ ناگ نے تیزی سے سنبل کے گرد بل کسنے شروع کر دیئے۔ سنبل چیخنے چلانے لگی۔ کبیر جو گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا۔ یکدم اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور زمین پر پڑی اپنی تلوار اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ چیختی چلاتی سنبل کی طرف بڑھا۔ ناگ اپنے بل زیادہ سے زیادہ مضبوط کر رہا تھا۔ سنبل کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ کبیر تیز نظروں سے ناگ کو گھور رہا تھا۔ پھر اس نے ایک زبردست وار کیا اور ناگ کے بل ڈھیلے پڑنے لگے۔ ناگ زمین پر گرا۔ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اچانک ناگ کے دونوں حصے سکڑنے لگے۔

''یہ..... یہ..... یہ کیا تھا.....؟'' سنبل اپنا سانس بحال کرتے ہوئے بولی۔

''یہ..... عروش تھا!!''

''کیا.....؟'' سنبل چلائی۔ ناگ کے دونوں حصے اب غائب تھے۔

☆.....☆.....☆

''کہاں چلے گئے وہ دونوں انسپکٹر صاحب.....'' عمیر نے پریشانی سے اپنے سامنے کھڑے انسپکٹر سے پوچھا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے وہ دونوں جنگل میں گئے ہیں.....'' انسپکٹر نے خدشہ ظاہر کیا۔

''جنگل .....'' عمیر کے منہ سے نکلا۔ ''جی ہاں! جنگل ان پہاڑوں کے آگے سے ہی شروع ہوتا ہے جو بہت خطرناک ہے۔'' انسپکٹر نے بتایا۔

''اوہ.....'' عمیر نے منہ سے نکلا۔ ''تو اس کا مطلب ہے کہ شرجیل اور سنبل کی جان خطرے میں ہے.....''

''جی ہاں..... اس لئے جلد کوئی نہ کوئی اقدام کرنا پڑے گا.....'' انسپکٹر نے کہا۔

''تت..... تو کیجئے نا انسپکٹر صاحب! جلدی کیجئے۔'' عمیر پریشانی سے بولا۔

''حوصلہ رکھو نوجوان.....'' انسپکٹر نے عمیر کو تسلی دی اور ایک طرف بڑھ گیا۔

''میں پرنسپل کو خبر کر دوں.....'' تیمور نے کہا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے وہ پریشان ہو رہے ہوں گے۔'' عمیر نے کہا اور تیمور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سب اس وقت تھانے میں موجود تھے۔

''عمیر حوصلہ رکھو وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔'' ایبا نے عمیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دی۔ عمیر نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبا لیا۔ جس طرح پریشانیوں کے جھرمٹ میں پھنسے ہوئے انسان کی حالت ہوتی ہے۔ وہی حالت اس وقت عمیر کی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں سنبل کو کچھ ہو نہ گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد انسپکٹر دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ ''بس تھوڑی دیر بعد ہم وہاں چل رہے ہیں.....'' انسپکٹر نے اتنا کہہ کر ٹیبل پر پڑا ہوا رجسٹر اٹھایا اور اس پر کچھ لکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیپ میں بیٹھے جنگل کی طرف جا رہے تھے۔ انسپکٹر نے اپنے ساتھ تین چار کانسٹیبلوں کو بھی لے لیا تھا۔ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد جیپ ایک سنسان سی جگہ پر رکی۔ ''چلئے نیچے اتریئے.....'' انسپکٹر نے کہا اور سب نیچے اتر گئے۔

''یہ..... یہ تو بہت خطرناک جگہ ہے یار.....'' تیمور گھبراتے ہوئے بولا۔

''تو گھبرا کیوں رہا ہے ہم سب تیرے ساتھ ہیں۔'' عمیر اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ سب لڑکیاں پرنسپل صاحب کے ساتھ ہوٹل میں جا چکی تھیں۔ صرف تیمور اور عمیر ساتھ آئے تھے..... کانسٹیبلوں نے جیب سے ٹارچیں نکال کر روشن کر لیں۔ انسپکٹر کے ہاتھ میں بھی ایک ٹارچ تھی۔ وہ سب آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔

اچانک انہیں بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ سب چونکنے پر مجبور ہو گئے۔ ''سب ہوشیار ہو جاؤ.....'' انسپکٹر دھیمی آواز میں بولا..... کانسٹیبلوں نے بندوقوں پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اچانک دور سے ایک ہیولا سا بھاگتا ہوا نظر آیا جو شاید کوئی لڑکی تھی۔ جیسے جیسے وہ نزدیک آنے لگی،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ قریب آنے پر وہ لڑکی دھڑام سے زمین پر گری۔ "سس...... سنبل......" عمیر یہ کہتا ہوا لڑکی کی طرف بڑھا جو شاید بے ہوش ہو چکی تھی۔

☆......☆......☆

"ہاں یہ ناگ کی شکل میں عروش تھا......" کبیر نے کہا۔

"لل......لل...... لیکن یہ میرے پیچھے کیوں پڑا ہے......؟" سنبل چیخی۔

"یہ میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتا......" کبیر بولا۔

"لیکن کیوں......؟" سنبل اس دفعہ بھی چیخنے پر مجبور ہوگئی۔

"ابھی وقت نہیں آیا......" کبیر مضبوط لہجے میں بولا۔

"کب آئے گا وہ وقت......؟" سنبل نے پوچھا۔

"جب آئے گا تب میں تمہیں سب کچھ بتادوں گا......" کبیر جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں بولا۔ "اب ہمارا یہاں سے جانا ضروری ہے کیونکہ وہ دوبارہ بھی ہم پر حملہ کر سکتا ہے......"

کبیر نے سنبل کا بازو پکڑا اور تیزی سے چلنے لگا۔

"لیکن تم...... مجھے اس سے کیوں بچا رہے ہو......؟" سنبل نے عجیب سا سوال کیا۔ وہ رکا اور مڑ کر پیچھے دیکھا۔

"اس کی بھی ایک وجہ ہے......" کبیر کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ "تم چپ نہیں رہ سکتیں کیا......؟"

"میں زیادہ بولتی ہوں......" سنبل نے کبیر کی طرف دیکھا۔

"نہیں تم تو کچھ بولتی ہی نہیں پچھلے کئی گھنٹوں سے میں ہی تو بول رہا ہوں......" کبیر طنزیہ لہجے میں بولا۔ "اب مجھ سے مزید سوال مت کرنا۔ مجھے تمہاری جان کی حفاظت کرنا ضروری ہے، جس کے لئے تمہارا کم بولنا بھی ضروری ہے......"

کبیر نے دوبارہ سنبل کا ہاتھ پکڑا اور پھر تیزی سے چلنے لگا۔ کافی دیر چلنے کے بعد وہ رکا اور اس کی طرف مڑ گیا۔ "کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا جواب ذرا مشکل سے حل ہوتا ہے اس لئے تم بھی صبر کرو میں جلد ہی تمہیں سب کچھ بتادوں گا......" کبیر نے کہا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ گے؟" سنبل نے سوال کیا تو کبیر مسکرا دیا۔

"اچھا......چلو پوچھو......" کبیر نے کہا۔

"کیا تم بھی عروش جیسے ہو......؟" سنبل نے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ جس طرح وہ غائب ہو سکتا ہے کیا تم بھی اس طرح غائب ہو سکتے ہو......؟"

"نہیں ...... میں ایک انسان ہوں جبکہ......" کبیر ابھی اتنا ہی بول پایا تھا کہ سنبل نے ایک زوردار چیخ ماری اور یہی چیخ کبیر کے لئے انمول ثابت ہوئی۔ چیخ کی آواز سنتے ہی وہ جھکا اور تیز دھار تلوار اس کے سر سے گزر گئی۔ کبیر نے کمال پھرتی سے اٹھنے اور گھومنے میں تیزی دکھائی۔ پیچھے وہی بدصورت شکل والا عروش کھڑا تھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک تیز دھار اور لمبی تلوار پکڑی ہوئی تھی۔ "بھاگ جاؤ! سنبل یہاں سے ...... بھاگ جاؤ......" کبیر چلایا۔ ساتھ ہی اس نے تلوار چلائی۔ دونوں کی تلواریں زور سے ٹکرائیں۔ سنبل گھومی اور سمت کا تعین کئے بغیر بھاگ کھڑی ہوئی۔ وہ مسلسل بھاگ رہی تھی۔ وہ بھاگتے بھاگتے بار بار پلٹ کر بھی دیکھ رہی تھی۔ اب وہ دونوں کی دسترس سے کافی دور پہنچ گئی تھی۔ اس کا سانس بری طرح پھول رہا تھا اور قدم تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے کہ کچھ دیر بعد اسے ہاتھ میں ٹارچیں پکڑے کچھ آدمی نظر آئے۔ سنبل کا سر بری سے چکرایا اور وہ دھڑام سے زمین پر جا گری۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اسے صرف ایک آواز سنائی دی تھی۔ "سنبل" پھر اسے کچھ یاد نہ رہا۔

☆......☆......☆

سنبل کو ہوش آیا تو اس نے اپنے اردگرد اپنے تمام فرینڈز کو پایا۔ "مم...... مم...... میں کہاں ہوں......؟" سنبل لاشعوری طور پر بولی۔

"سنبل تم اس وقت ہمارے پاس ہو...... دیکھو میں ہوں عمیر......" عمیر تھوڑا سا جھک کر بولا۔ "عمیر......" وہ رو پڑی۔ "مم...... مجھے معاف کردو...... عمیر......"

"ارے کیا ہوا سنبل تم رو کیوں رہی ہو اور یہ مجھ سے معافی کس بات کی مانگ رہی ہو......؟" عمیر اس کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے بولا۔ اس نے اس کے آنسو صاف کئے۔

"وہ کہاں ہے......؟" سنبل ابھی بھی لاشعوری طور پر بول رہی تھی۔

"کون......؟" عمیر نے پوچھا۔

"کبیر اور عروش......" سنبل نے جواب دیا۔

"کبیر اور عروش...... وہ کون ہیں؟" عمیر ماتھے پہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نظریں ڈال کر بولا۔ سنبل نے شروع سے لے کر آخر تک اسے ساری بات بتائی۔

''یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ......؟'' انسپکٹر کو یقین نہ آیا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں......میں نے اپنی ان آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا ہے......'' سنبل زور دیتے ہوئے بولی۔

''وہ دونوں اب بھی جنگل میں ہوں گے یا پھر......''

سنبل رکی۔

''یا پھر......؟'' انسپکٹر نے دوبارہ لفظ دوہرایا۔

''یا پھر ان کی لاشیں......؟'' سنبل نے خدشہ ظاہر کیا۔

''ہوں......تو پھر ٹھیک ہے میں خود جا کر سارا جنگل چھان ماروں گا......'' انسپکٹر نے کہا اور باہر نکل گیا۔

''سنبل کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ شرجیل کی شکل بدل کر ایک بدصورت شکل میں بدل گئی تھی......؟'' تیمور نے پوچھا۔

''ہاں تیمور میرا یقین کرو......'' سنبل بولی۔

''تو اس کا مطلب وہ کوئی جن تھا......!'' نسرین نے پوچھا۔

''ہاں شاید...... وہ جو کبیر تھا وہ اسے عروش کہہ رہا تھا......'' سنبل نے کہا۔

''اس کبیر نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔'' امیبا نے پوچھا۔

''نہیں......'' سنبل نے مختصر سا جواب دیا۔

''تم نے کچھ پوچھا بھی نہیں......'' مائیرہ نے پوچھا۔

جواب تک خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔

''کئی بار پوچھا تھا لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ وقت آنے دو پھر بتاؤں گا......'' سنبل نے جواب دیا۔

''اس نے تمہیں تین دفعہ بچایا۔ اس کا مطلب وہ تمہارا محافظ ہوا......!'' نسرین نے کہا۔

''ہاں اسی نے مجھے بھاگنے کے لئے کہا تھا......'' سنبل نے کہا۔

''عمیر ہم گھر کب جا رہے ہیں مجھے یہاں بہت زیادہ خوف محسوس ہو رہا ہے......''

''گھبراؤ مت سنبل! ہم انشاء اللہ کل گھر واپس جا رہے ہیں......'' عمیر اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔ ''اچھا! اب ایسا کرو تم آرام کرو۔ ڈاکٹر نے تمہیں آرام کرنے کے لئے کہا ہے......''

سنبل مسکرا دی۔ ''چلو بھئی اب تم سب ہوٹل واپس چلو۔ میں سنبل کے پاس موجود ہوں......'' عمیر شوخ انداز میں بولا۔

''ٹھیک ہے بھئی چلے جاتے ہیں...... سنبل نے تم سے ہنس کر بات کیا کر لی۔ تم ہمیں بھول ہی گئے۔'' تیمور منہ بنا کر بولا۔ سب مسکرا دیئے۔ جن میں سنبل بھی شامل تھی اور سنبل نے آنکھیں بند کر لیں۔ عمیر سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اور سنبل کی طرف دیکھنے لگا۔

☆......☆......☆

''سنبل تمہیں پتہ ہے کہ عمیر ساری رات تمہارے لئے جاگتا رہا ہے اور جب جنگل میں تم گم ہو گئی تھیں تو ہم سب سے زیادہ پریشان بھی وہی تھا......'' نسرین مسکراتے ہوئے بولی۔ سنبل مسکرائی اور پیچھے مڑ کر عمیر کی طرف دیکھا جو ہنس ہنس کر امیبا سے باتیں کر رہا تھا۔ آج وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا اور سنبل صاف سمجھ گئی کہ وہ خوش کیوں نظر آ رہا ہے۔ سنبل کو اب خود بھی عمیر اچھا لگنے لگا تھا۔ پہلے کبھی اس نے عمیر کی طرف اس نظر سے دیکھا نہیں تھا۔

''دیکھو تیمور آج عمیر کتنا خوش نظر آ رہا ہے......'' مائیرہ تیمور کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''ہاں......!'' تیمور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم اس ٹرپ پر آئے تھے تو وہ کتنا اداس نظر آ رہا تھا اور اب ماشاء اللہ کتنا خوش نظر آ رہا ہے......'' مائیرہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ''ہاں شکر ہے اللہ کا......'' تیمور بھی جواباً مسکرایا۔

''ویسے شرجیل والے معاملے کی سمجھ نہیں آئی...... اگر وہ کوئی آسیب تھا یا جو کچھ بھی تھا تو اتنی دیر وہ ہم لوگوں کے بیچ رہا لیکن اس نے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ آخر اس کا مقصد کیا تھا......؟'' مائیرہ الجھن بھرے لہجے میں بولی۔

''میرے خیال میں وہ سنبل کو قتل کرنا چاہتا تھا......'' تیمور نے خدشہ ظاہر کیا۔ مائیرہ حیران رہ گئی۔ ''ہاں یہی مقصد ہو گا اس کا......'' تیمور دوبارہ زور دیتے ہوئے بولا۔

''چلو......خدا کا شکر ہے کہ اس نے سنبل کو اس شیطان سے بچا لیا......'' مائیرہ نے کہا تو تیمور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ویسے کبیر اور شرجیل میں سے کون جیتا ہو گا......؟''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیمور نے سوال کیا۔

"یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ باتیں کافی الجھی ہوئی ہیں۔ جن کا حل شاید ناممکن ہو......" مائیرہ نے کہا۔

"ہاں! تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے......" تیمور نے اس کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد بس کالج میں داخل ہوگئی۔ سب لڑکے اور لڑکیاں بس سے نیچے اترے پرنسپل صاحب سنبل کے پاس آئے اور بولے۔ "اب کیسا فیل (FEEL) کر رہی ہو بیٹی......؟"

"پہلے سے بہتر ہوں سر......!" سنبل مؤدبانہ لہجے میں بولی۔

"وہ پیار سے مسکرا دیئے۔ "عمیر......! وہ مڑے۔

"جی سر......!" عمیر قریب آ کر بولا۔

"سنبل کو گھر تم چھوڑ کر آؤ گے......!" پرنسپل صاحب نے اسے تاکید کرتے ہوئے کہا۔

"جی سر......!" عمیر نے کہا اور پرنسپل صاحب ایک طرف بڑھ گئے۔ "چلئے سنبل جی......!" عمیر نے کہا تو سنبل مسکرا دی۔ سب دوستوں سے ملنے کے بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے۔ "سنبل کہاں جانا چاہتی ہو تم میرے گھر یا اپنے گھر؟" عمیر نے پوچھا۔

"ایسا کرو کہ اپنے گھر چلے چلو۔ کافی دن ہوگئے ہیں انکل، آنٹی سے ملے ہوئے......" سنبل نے اپنی رائے پیش کی۔ عمیر نے ٹیکسی ڈرائیور کو اپنے گھر کا پتہ بتا دیا۔ "سنبل تمہیں یقین تھا کہ کبیر تمہیں بروقت بچا لے گا......؟" عمیر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے کہ نہیں وہ تو خدا کا شکر ہے کہ اس نے وقت پر آ کر مجھے بچا لیا......!" سنبل نے جواب دیا۔

"شرجیل کے بارے میں تمہارا کیا خیال تھا۔ میرا مطلب ہے کہ کیا تمہیں یقین تھا کہ وہ ایک جن نکلے گا؟" عمیر نے کہا۔

"نہیں مجھے معلوم ہوتا تو کیا میں اس سے محبت کرتی......؟" سنبل خشک لہجے میں بولی۔ "سنبل میرا مطلب تمہارا دل دکھانے کا نہیں تھا۔ میں نے تو بس ویسے ہی پوچھا تھا......" عمیر بولا۔

"کوئی بات نہیں......" سنبل مسکرائی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی عمیر کے گھر کے سامنے رکی۔ دونوں ٹیکسی سے نیچے اترے۔ عمیر نے میٹر کر دیکھ کر کرایہ ادا کیا۔ دونوں گھر میں داخل ہوئے۔ عمیر کے ماں باپ سنبل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

"ہم تو ترس گئے تھے اپنی بیٹی کی شکل دیکھنے کے لئے......" عمیر کی ماں اسے دعائیں دیتے ہوئے بولیں۔ سنبل جواب میں مسکرائی اور بولی۔ "بس آنٹی وقت ہی نہیں ملتا تھا......"

"بیٹی! اپنوں کے لئے وقت نکالا جاتا ہے......" عمیر کی ماں، سنبل کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولیں۔ "بیٹی تمہیں پتہ ہے کہ ٹرپ جانے سے دو تین دن پہلے عمیر بڑا چپ چاپ اور چڑچڑا رہنے لگا تھا نہ وقت پر کھانا نہ سونا اور اب دیکھو۔ ماشاء اللہ کیسے مسکرا رہا ہے......" ماں جی نے عمیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اپنے باپ کے پاس بیٹھا بات بات پر مسکرا رہا تھا۔ سنبل سمجھتی تھی کہ اس کی ایسی حالت کیوں تھی۔

"آنٹی اس کا صرف ایک علاج ہے......" سنبل شرارتی لہجے میں بولی۔

"وہ کیا......؟" انہوں نے پوچھا۔

"آپ اس کی شادی کرا دیں......" سنبل نے جواب دیا۔ "بس بیٹی جاؤں گی کسی دن تمہارے گھر میں......" عمیر کی ماں کے لہجے میں بھی شرارت تھی۔

"کک...... کک...... کس لئے......" سنبل کا منہ شرم سے لال ہو گیا تھا۔

"تمہارے اور عمیر کے رشتے کے لئے......" انہوں نے کہا تو سنبل تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اچھا آنٹی...... مم...... میں چلتی ہوں......" سنبل ہکلاتے ہوئے بولی۔

"اچھا بیٹی ٹھہرو! عمیر تمہیں چھوڑ کر آتا ہے......" انہوں نے عمیر کو آواز دی۔ "جی امی جان......" عمیر قریب آ کر بولا۔

"بیٹا! سنبل کو گھر چھوڑ آؤ......" اس کی ماں نے کہا اور وہ سر ہلا کر سنبل کی طرف مڑا۔ "چلو سنبل!" عمیر نے کہا اور سنبل اس کے ساتھ چل پڑی۔ گاڑی میں وہ بالکل خاموش رہی۔ "کیا ہوا سنبل......؟ امی نے بولنے سے منع کیا ہے کیا......؟" عمیر مسکراتے ہوئے بولا۔

"نہیں تو......" سنبل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا۔ "تو پھر کچھ بولو نہ......" وہ بےزار لہجے میں بولا۔

"کیا بولوں......؟" سنبل نے پوچھا۔

"کچھ بھی بولو۔ لیکن یوں خاموش مت بیٹھو......" وہ موڑ کاٹتے ہوئے بولا۔ "ویسے سنبل میں صبح کسی پیر وغیرہ سے ملوں گا اور عروش (شرجیل) اور کبیر کے مسئلے پر بات کروں گا......اور ہوسکتا ہے کہ تمہیں بھی میرے ساتھ چلنا پڑے تم تیار رہنا......"

"ٹھیک ہے......" سنبل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سنبل گھر میں داخل ہوئی تو سب اس سے بڑی گرم جوشی سے ملے۔ شرجیل والے معاملے کا ذکر کسی نے بھی سنبل کے گھر والوں سے نہیں کیا تھا۔ ماں باپ سے ملنے کے بعد سدرہ اسے اپنے کمرے میں لے آئی۔ "اب جلدی سے بولو کہ شرجیل کے ساتھ ٹرپ کیسا رہا......؟" سدرہ بے چینی سے بولی۔ "شرجیل......!" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔ اس کے سامنے وہ سارا منظر کسی فلم کی طرح گھومنے لگا جب شرجیل عروش بنا تھا۔

"ارے کیا ہوا؟ کہاں کھو گئی......" سدرہ اسے کندھے سے پکڑ کر ہلاتی ہوئی بولی۔

"آں......" وہ چونکی۔ "کک......کچھ نہیں......"

"تو پھر بتاؤ نا کیسی گزری تمہاری ٹرپ......؟" سدرہ پھر اصل موضوع پر آئی۔

"اچھی گزر گئی......" سنبل مسکراتے ہوئے بولی۔ وہ اپنے گھر والوں کو کچھ بتانا نہیں چاہتی تھی۔ "اچھا سدرہ مجھے نیند بہت آرہی ہے۔ صبح میں تمہیں سب کچھ بتادوں گی......" وہ بوجھل بوجھل آنکھوں سے بولی۔ نیند اسے واقعی آرہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم سو جاؤ......" سدرہ نے کہا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ سنبل اپنے گھر والوں کو ان واقعات کے متعلق کچھ بتانا نہیں چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے اپنے سب دوستوں کو بھی منع کر رکھا تھا اور خاص کر عمیر کو۔ شرجیل کے بارے میں تو اس نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسے کئی ان گنت سوال تھے جو اسے پریشان کر رہے تھے۔ شرجیل اسے کیوں مارنا چاہتا ہے، کبیر کون ہے؟ اور وہ اس کی حفاظت کیوں کرتا رہا؟ ایسا وہ کیا راز تھا جو کبیر نے اتنا وقت ہونے کے باوجود اسے نہیں بتایا۔ اسی طرح سوچوں کے سمندر میں ڈوبی وہ نیند کی خوبصورت وادی میں پہنچ گئی۔

☆......☆......☆

کار میں اس وقت سنبل اور عمیر موجود تھے۔ "سنبل اگر میں شرجیل ہوتا تو کیا تم مجھے بھی اتنا پیار کرتیں جتنا تم شرجیل سے کرتی تھیں......؟" عمیر نے عجیب سا سوال کیا۔ سنبل نے اس کی طرف دیکھا اور بولی۔

"شرجیل ایک دھوکا تھا جبکہ تم ایک حقیقت ہو......" عمیر سنبل کے جواب پر مسکرا دیا۔ "اچھا ایک بات بتاؤ تم شرجیل سے کتنا پیار کرتی تھیں......؟" عمیر نے پوچھا۔

"کرتی تھی عمیر شرجیل سے میں پیار کرتی تھی، لیکن میں تم سے پیار کرتی ہوں۔ مجھے شرجیل کی حقیقت کے بارے میں معلوم نہیں تھا......" سنبل نے بڑا صاف جواب دیا تھا۔

"ہوں......تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اب مجھ سے پیار کرتی ہو......" عمیر نے سنبل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں......" سنبل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم نے پہلے مجھ سے پیار کیوں نہیں کیا۔ آخر شرجیل میں تمہیں ایسی کیا بات نظر آئی جو تم اسی کی طرف کھنچتی چلی گئیں حالانکہ تم جانتی تھیں کہ میں تم سے جنون کی حد تک پیار کرتا تھا......" عمیر کے لہجے میں دکھ شامل تھا۔

"عمیر اب ان باتوں کو چھوڑ بھی دو جو گزر چکی ہیں......میں مانتی ہوں کہ میں نے اس وقت غلط کیا جو کہ میری بھول تھی لیکن میرا آج میرے کل سے بہتر ہے......" سنبل نے غصے ہونے کی بجائے نرمی سے جواب دیا۔

"سنبل......" عمیر نے اسے پکارا۔ سنبل نے اس کی طرف دیکھا جو عجیب سے انداز میں مسکرا رہا تھا۔ "اس وقت شرجیل گاڑی کی پچھلی سیٹ پر موجود ہے......" عمیر نے کہا تو سنبل نے گھبرا کر پیچھے کی جانب دیکھا۔ لیکن پچھلی سیٹ خالی تھی اگر اسٹیئرنگ سنبل کے ہاتھ میں ہوتا تو گاڑی کا ایکسیڈنٹ یقیناً ہوجاتا لیکن کار عمیر ڈرائیو کر رہا تھا۔ سنبل نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ "یہ......کیا مذاق تھا۔ دیکھو میرے دل کی دھڑکن کیسے دھڑک رہی ہے......" سنبل اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔ "میں مذاق نہیں کر رہا، سنبل یہ دیکھو۔"

عمیر نے اتنا کہا تو اس کے گرد دھواں پھیلنے لگا اتنا کہ وہ اس دھوئیں میں چھپ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں وہی بدصورت شکل والا شرجیل بیٹھا۔ سنبل کو گھور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہا تھا۔ سنبل نے ایک زوردار چیخ ماری اور اسی وقت اس کی آنکھ کھل گئی۔ سنبل اس وقت اپنے کمرے کے بیڈ پر موجود تھی اس کا سارا بدن پسینے سے شرابور تھا، دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ یہ ایک خوف ناک خواب تھا۔ سنبل نے پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کیا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ کھڑکی کے کھلے پٹ سے سورج کی تروتازہ کرنیں اس کو منہ چڑا رہی تھیں۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگئی۔ اب وہ کھڑکی میں کھڑی سورج کی کرنوں کو گھور رہی تھی جنہوں نے براہ راست اس کے پورے وجود کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ چونکی اور اس طرف دیکھا۔ سدرہ مسکراتی ہوئی اسی کی طرف آرہی تھی۔

''چلو ناشتہ کرلو......'' وہ قریب آکر بولی۔

''ٹھیک ہے میں فریش ہوکر آتی ہوں......'' سنبل نے کہا تو سدرہ اثبات میں سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔

''بیٹی! تم نے بتایا نہیں کہ تمہارا ٹریپ کیسا رہا......؟'' اس کے ابو نے پوچھا۔

''بس ٹھیک رہا ابو......'' سنبل نے سادہ سا جواب دیا۔

''کوئی پریشانی تو پیش نہیں آئی تھی......؟'' انہوں نے پھر پوچھا۔

''نہیں ابو پریشانی کیسی سارے فرینڈز تو میرے ساتھ تھے......'' سنبل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ اٹھی۔ ''کالج نہیں جانا کیا؟'' سدرہ نے پوچھا۔

''نہیں میری طبیعت خراب ہے......'' اتنا کہہ کر سنبل اپنے کمرے میں آگئی۔ وہ کرسی پر بیٹھی تو پریشانیوں نے اس کے گرد گھیرا ڈال دیا۔

رات والے خواب نے بھی اسے پریشان کر دیا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ رات عمیر نے کسی پیر وغیرہ سے ملنے کا کہا تھا تو کیوں نہ اس سے بات کرلی جائے۔ یہ سوچ کر وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھی اور ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔ ''ہیلو......کون......؟'' دوسری طرف سے عمیر کی امی نے فون اٹھایا تھا۔

''ہیلو آنٹی میں بول رہی ہوں سنبل، السلام وعلیکم!'' سنبل بولی۔

''وعلیکم السلام بیٹی!'' انہوں نے جواب دیا۔

''آنٹی عمیر سے بات کرنی تھی......'' سنبل نے کہا۔

''بیٹی وہ تمہاری طرف ہی آرہا ہے......'' عمیر کی امی نے کہا۔

''ٹھیک ہے آنٹی......بس عمیر کا ہی پوچھنا تھا......'' سنبل نے کہا تو دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا۔ سنبل نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر میں عمیر وہاں آگیا۔ سنبل کے گھر والوں سے ملنے کے بعد وہ اور سنبل باہر آگئے۔ عمیر کی کار باہر موجود تھی۔ دونوں کار میں بیٹھے عمیر نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھادی۔ ''کہاں جا رہے ہو اب تم......؟'' سنبل نے پوچھا۔ ''اسی پیر بابا کے پاس......'' عمیر مسکراتے ہوئے بولا۔

''کہاں رہتے ہیں وہ......؟'' سنبل نے سوال کیا اور عمیر نے پتہ بتادیا۔

''ویسے شرجیل (عروش) نے تو سب کو حیران کر دیا۔ آخر وہ تم سے چاہتا کیا تھا......؟'' عمیر نے کہا۔

''یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں......میں نے کبیر سے کئی بار پوچھا۔ لیکن وہ مجھے ٹالتا گیا۔ کافی گہرا چکر ہے یہ......'' سنبل نے بتایا۔

''اب تم پیر بابا کو ساری بات بتانا۔ تمہارے ساتھ جو ہوا......'' عمیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے......'' عمیر تمہیں یقین ہے کہ وہ پیر بابا کوئی فراڈ نہیں ہوگا۔ میرا مطلب ہے کہ ہر طرف یہی کچھ ہو رہا ہے......''

سنبل نے اپنے دل کی بات کہہ دی۔ ''میں تمہاری بات کا مطلب سمجھتا ہوں، سنبل لیکن تم بے فکر رہو......پیر بابا بہت اچھے ہیں۔ اللہ والے ہیں۔ دنیا میں واقعی بہت فراڈ ہے لیکن پیر بابا بہت نیک بزرگ ہیں......'' عمیر نے کہا۔

''کبیر اپنی جان پر کھیل کر مجھے بچاتا رہا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے......؟'' سنبل ابھی بھی الجھن محسوس کر رہی تھی۔

''مجھے ایسا لگتا ہے جیسے شرجیل میرے اردگرد موجود ہو......''

عمیر مسکرا دیا۔ لیکن منہ سے کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر بعد عمیر نے کار ایک کچے مکان کے سامنے روکی۔ دونوں نیچے اترے اور اس مکان میں داخل ہوگئے۔ مکان میں ہر طرف اگر بتیوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ قالین پر مرد اور عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سامنے اونچی جگہ پر ایک بزرگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹھے ہوئے تھے۔ سفید داڑھی ان کے چہرے پر نور برسا رہی تھی۔ دونوں ایک طرف بیٹھ گئے...... سب بزرگ کو اپنی پریشانیاں بتا رہے تھے۔ وہ تحمل اور اچھے طریقے سے سب کو جواب دے رہے تھے۔ دونوں کی باری آئی تو وہ اٹھ کر بزرگ کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ ''بولو بیٹا! کیسے آنا ہوا؟'' بزرگ شفقت بھرے لہجے میں بولے۔

''بابا! میں بہت بڑی پریشانی سے دوچار ہوں۔ آپ اس کا کوئی حل بتائیے۔'' سنبل بولی۔

''بیٹا! پریشانیاں دور کرنے والا اللہ ہے وہ تیری پریشانی بھی دور کرے گا۔'' بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سنبل نے ساری بات انہیں بتا دی۔ ''ہوں......! بیٹی تو گھبرا مت! یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر تیری جان کا دشمن موجود ہے تو تجھے بچانے والا اللہ بھی موجود ہے تو گھبرا مت...... جلد ہی تیرا اس عروش سے پیچھا چھوٹ جائے گا۔ وقت کے ساتھ ساتھ تجھے ہر سوال کا جواب مل جائے گا......'' اتنا کہہ کر بزرگ نے آنکھیں بند کر لیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اب وہ مزید بات نہیں کریں گے۔ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے۔

''عمیر پیر بابا نے کوئی واضح بات نہیں بتائی اور نہ ہی کوئی حل بتایا۔'' سنبل عمیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''سنبل انہوں نے اپنی چھوٹی سی بات میں تمہاری سب باتوں کا جواب دے دیا ہے......'' عمیر مسکراتے ہوئے بولا۔ ''تم فکر مت کرو! اب سب کچھ اللہ پر چھوڑ دو......!''

اتنا کہہ کر عمیر نے گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ سنبل نے عمیر کی طرف دیکھا۔ ''عمیر تم سے ایک بات پوچھوں......؟'' سنبل سنجیدہ لہجے میں بولی۔ ''پوچھو......!'' وہ گردن موڑے بغیر بولا۔

''جب تم مجھ سے اتنا پیار کرتے تھے تو پھر اظہار کیوں نہیں کیا......؟'' وہ بے دھڑک بولی۔ عمیر نے اس کی طرف دیکھا اور پھر گردن سیدھی کر لی۔ اس نے گاڑی سائیڈ پر کھڑی کر دی۔

''وہ......وہ...... میری بھول تھی لیکن آج......'' اتنا کہہ کر وہ گھوما اور ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا سنبل کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ ''لیکن آج تم سے اظہار کرتا ہوں...... سنبل میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں اور تم سے شادی بھی کرنا چاہتا ہوں۔ سنبل...... اگر تم مجھے نہ ملیں تو میں مر جاؤں گا۔'' وہ جذباتی ہو گیا۔

''مم...... مم...... میں بھی تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ پہلے میں بھٹک گئی تھی لیکن اب...... اب میں سیدھی راہ پر آ چکی ہوں۔ عمیر مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے......'' سنبل کی آنکھوں سے دو موتی نکل کر اس کے گالوں پر پھسل گئے۔ عمیر اس کے آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔ ''انہیں زیادہ مت بہایا کرو۔ یہ آنکھوں میں ہی اچھے لگتے ہیں......''

سنبل بے اختیار مسکرا دی۔ عمیر نے دوبارہ گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ گھر میں داخل ہوئے تو اپنے ماں باپ کے کمرے کی طرف بڑھی تو انہیں باتیں کرتے دیکھ کر باہر ہی رک گئی۔ ''بیگم تم گھبراؤ مت۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا......'' اس کے ابو کی آواز آئی۔

''مم...... مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔ اگر اسے پتہ چل گیا تو......'' اس کی ماں کی لرزتی آواز آئی۔ ''بیگم کیا ہوا ہے تمہیں اتنے سالوں سے تمہارے دل میں کبھی یہ خیال آیا نہیں آج تم یہ باتیں کیوں کر رہی ہو......؟'' اس کے ابو نے کہا۔

''مم...... مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ وہ ہم سے چھن جائے گی......'' اس کی ماں کی گھبرائی ہوئی آواز آئی۔

''بیگم! تم مت گھبراؤ۔ اللہ ہمارے ساتھ بہتر ہی کرے گا۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے......''

سنبل الجھن سی محسوس کرنے لگی۔ وہ بوجھل بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھی...... یہ امی ابو کون سی باتیں کر رہے تھے...... سنبل پریشانی سے بڑبڑائی۔ بیڈ پر لیٹی تو سوچوں میں ڈوب گئی۔ پریشانیوں میں گھرے انسان کی جو حالت ہوتی ہے وہی اس وقت سنبل کی حالت تھی۔ انہی سوچوں میں گم ہو کر سو گئی۔ رات کا نجانے وہ کون سا پہر تھا۔ جب سفید گاڑھا دھواں اس کے کمرے میں داخل ہونا شروع ہو گیا۔ دھواں ایک جگہ جمع ہونا شروع ہو گیا پھر وہ دھواں انسانی خدوخال اختیار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں عروش کھڑا تھا۔ ''آج میری تلاش پوری ہو گئی۔ میری تلاش ختم ہو گئی۔'' ہاہاہا......'' وہ قہقہے لگانے لگا۔ اس نے آگے بڑھ کر سوئی ہوئی سنبل کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور اس کے چہرے پر پھونک ماری تو سنبل کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی......

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عروش کا جسم تیزی سے گھومنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے غائب تھا۔

☆......☆......☆

عمیر ذرا لیٹ اٹھا۔ وہ کافی تھک گیا تھا۔ اٹھنے کے بعد وہ بستر سے اترا اور باتھ روم میں گھس گیا۔ اس کے والد دفتر جا چکے تھے۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ ابھی ناشتے کی ٹیبل کی طرف بڑھا ہی تھا کہ پاس پڑے ٹیبل پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا۔ ''ہیلو......!'' عمیر بولا۔

''ہیلو بیٹا! میں بول رہا ہوں......'' دوسری طرف سے سنبل کے ابو کی گھبرائی ہوئی آواز آئی۔

''جی انکل السلام وعلیکم...... خیریت......'' عمیر تیز لہجے میں بولا۔

''بس بیٹا کیا بتاؤں......!'' دوسری طرف سے سنبل کے ابو کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔

''کک...... کک...... کسی نے سنبل کو اغوا کرلیا ہے!''

''کیا......؟'' وہ چلایا عمیر کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ کتنی دیر تک تو وہ گم صم رہا۔ اس کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ ''یہ...... کک...... کیسے ہو گیا انکل......'' عمیر کو اپنی آواز دور کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''بس بیٹا! صبح جب سدرہ اسے جگانے کے لئے اس کے کمرے میں گئی تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھی...... بس بیٹا تم جلدی سے آجاؤ......'' دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھ...... ٹھیک ہے انکل میں آرہا ہوں......'' عمیر نے کہا اور ریسیور رکھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ ''کہاں جارہے ہو بیٹا......؟'' پیچھے سے اس کی ماں کی آواز آئی۔ وہ رکا اور مڑے بغیر بولا۔ ''ماں میں ذرا اپنے ایک دوست کے ہاں جارہا ہوں۔''

''ناشتہ تو کرتے جاؤ......'' اس کی ماں بولی......

''ناشتہ میں اسی کے ہاں کروں گا...... اب میں چلتا ہوں......'' اتنا کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔ راستے میں وسوسے اور پریشانیوں نے اس پر یلغار کردی۔ اس نے گاڑی سنبل کے گھر کے سامنے روکی۔ اس نے گاڑی کا ہارن بجایا تو چوکیدار نے گیٹ کھولا۔ وہ گاڑی اندر لے گیا اور گاڑی سے اتر کر گھر میں داخل ہو گیا۔ پورے گھر میں خاموشی اور سکوت چھایا ہوا تھا۔ عمیر آگے بڑھا تو اسے سامنے سے سدرہ اور اس کے والدین بیٹھے دکھائی دیئے۔ ''عمیر بیٹے...... مم...... میری بچی کو ڈھونڈ لاؤ...... میری بچی...... جانے کس حال میں ہوگی؟''

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولیں اور رونے لگیں۔ ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ عمیر کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا بولے۔ سدرہ بھی رونے لگی اور سنبل کے والد کی حالت میں ٹھیک نہیں تھی۔ وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

''حوصلہ رکھئے آنٹی...... ہمت کریں......'' عمیر بولا۔

''صبر سے کام لیں۔ میں ڈھونڈ کے لاؤں گا، سنبل کو......'' عمیر انہیں حوصلہ دیتے ہوئے بولا۔

''بب...... بیٹا......'' وہ بول نہ پائیں۔ عمیر نے سدرہ کو اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور فریج سے پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں پانی بھر کر اپنی ماں کو دیا۔ انہوں نے دو گھونٹ بھرے اور گلاس میز پر رکھ دیا۔ ''یہ کب ہوا انکل اور کیسے ہوا......؟'' عمیر نے سنبل کے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ وہاں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''ہمیں خود نہیں معلوم...... صبح جب ہم سو کر اٹھے تو سدرہ اس کے کمرے میں گئی لیکن وہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔ گھر کے سب دروازے لاک تھے...... اور اس کے جوتے بھی کمرے میں موجود تھے نجانے میری بیٹی کہاں چلی گئی؟'' سنبل کی ماں کی آنکھوں میں نمی عود کر آئی۔

''آپ نے پولیس کو خبر کی......'' عمیر نے پوچھا۔

''نہیں......'' سنبل کے باپ نے مختصر سا جواب دیا۔ عمیر نے سارا گھر دیکھا لیکن عمیر کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

''ایسا لگتا ہے جیسے میری بیٹی کو کوئی جن اٹھا کر لے گیا ہے۔'' شہناز بیگم پریشان ہوتے ہوئے بولیں۔

''اوہ......!'' عمیر چونکا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا وہ تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔

☆......☆......☆

سنبل اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ارد گرد دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن تاریک اندھیرے کے سوا اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ کوئی ہے؟ وہ چلائی لیکن اس کی آواز اندھیرے میں ہی گھومتی رہ گئی۔ مجھے کوئی یہاں سے باہر نکالو۔ وہ پھر چلائی مگر بے سود...... سنبل اندھیرے میں ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارنے لگی۔ اچانک ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ سنبل نے آنکھیں کھولیں تو وہ حیران رہ گئی۔ دیوار میں ایک بہت بڑا خلا تھا۔ اس خلا میں سے ایک لڑکا ہاتھ میں تلوار پکڑے اندر داخل ہوا تو سنبل اسے پہچان گئی۔ وہ کبیر تھا۔ "چلو......!" اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تمہاری جان خطرے میں ہے......" سنبل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ دونوں خلا میں سے باہر آئے۔ دن کا اجالا ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ سورج نے اپنی روشنی ہر طرف پھیلا دی تھی۔ ہر طرف درختوں کا جھرمٹ پھیلا ہوا تھا۔ کبیر نے ارد گرد نظریں دوڑائیں اور ایک طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ایک درخت کے پاس سے گزرے تو درخت سے کوئی چیز گری اور ان کے راستے میں آ گئی۔ اس چیز کو دیکھ کر سنبل کی تو چیخ نکل گئی۔ سنبل کبیر کے پیچھے ہو گئی اور کبیر نے تلوار پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اتنا بھیانک چہرہ سنبل نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ چھوٹا قد، گول چہرہ، جو مسخ شدہ تھا، آنکھیں لال انگارہ، نچلا ہونٹ کٹا ہوا تھا۔ سارے جسم پر لمبے لمبے بال تھے۔ وہ دونوں کو گھور رہا تھا۔

"کہاں لے کر جا رہے ہو، میرے مالک کی امانت کو......" وہ غضبناک لہجے میں بولا۔ اس کی آواز ایسی تھی جیسے دور کہیں گھنگرو بج رہے ہوں۔ "وہ بھی مہراگ کے ہوتے ہوئے......"

"ہاں لے کر جا رہا ہوں اور لے کر ہی جاؤں گا۔" کبیر کا لہجہ بھی غضبناک تھا۔

"ہا......ہا......ہا......" وہ قہقہے لگانے لگا۔ مہراگ کی آواز میں بہت شور تھا۔ سنبل نے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ کبیر کا غصے سے منہ لال ہو گیا۔ وہ آگے بڑھا۔ اس نے تلوار تیزی سے گھمائی۔ مہراگ فضاء میں اچھلا اور تلوار اس کے نیچے سے گزر گئی۔ مہراگ فضاء میں ہی اچھلا اور اس کی چھوٹی سی ٹانگ کبیر کے سینے پر لگی۔ کبیر چیختا ہوا اچھل کر پیچھے جا گرا۔ مہراگ زمین پر آیا اور تیزی سے کبیر کی طرف بڑھا۔ کبیر تیزی سے اٹھا اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا اور اپنے اوپر پھونک ماری۔ مہراگ اس کے قریب آ کر فضاء میں اچھلا اس کی ٹانگیں پھر کبیر کے سینے سے ٹکرائیں۔ ایک چیخ فضاء میں بلند ہوئی لیکن اس دفعہ چیخ مہراگ کی تھی۔ اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ بھی اچھل کر دور جا گرا۔ اس دفعہ مسکرانے کی باری کبیر کی تھی۔ مہراگ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس کے جسم کے کئی حصوں سے خون بہنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے اور بھی بھیانک لگ رہا تھا۔ اس نے منہ کھولا۔ اس کے منہ سے آگ کی تیز دھار نکل کر کبیر کی طرف بڑھی۔ کبیر نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ آگ نے آس پاس کے درختوں کو پکڑ لیا۔ کبیر اٹھا اور اس نے تلوار وہیں سے مہراگ کی طرف پھینکی تیز دھار تلوار مہراگ کے سینے کے آر پار ہو گئی۔ مہراگ نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر جا گرا۔ وہ تڑپنے لگا۔ تھوڑی دیر میں وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کی لاش کی عجیب حالت ہونے لگی۔ پھر مہراگ کی لاش راکھ کی صورت اختیار کر گئی۔

کبیر نے آگے بڑھ کر اپنی تلوار اٹھائی اور ایک طرف گم صم کھڑی سنبل کی طرف بڑھا۔ "چلو......" وہ اسے کلائی سے پکڑ کر بولا۔ وہ چونکی اور اس کے ساتھ چل پڑی۔ کافی دیر چلنے کے بعد وہ ایک جگہ رکا۔ کبیر نے سنبل کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"کبیر آخر تم مجھے بتاتے کیوں نہیں۔ یہ کیا چکر ہے؟" سنبل اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔ کبیر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کسی سوچ میں گم تھا۔ "کبیر......!" سنبل نے اسے آواز دی۔ کبیر چونکا۔ "میں تم سے مخاطب ہوں......" سنبل نے کہا۔

"ٹھیک ہے سنبل! اب تمہیں یہ سب کچھ بتا ہی دینا چاہئے......" اتنا کہہ کر کبیر رکا۔ "پہلے میں تمہیں تین اہم باتیں بتانا چاہتا ہوں، جو تمہیں سننے کے لئے اپنا دل مضبوط کرنا پڑے گا......"

"ٹھیک ہے......" سنبل مضبوط لہجے میں بولی۔

"تو سنو! جس گھر میں تم رہ رہی ہو، وہ تمہارا اصلی گھر نہیں اور نہ ہی اس گھر میں رہنے والے افراد تمہارے ہیں۔ دوسری بات وہ فقیر جو تمہیں سڑک پر ملا تھا، وہ تمہارا باپ تھا، اصلی اور سگا باپ اور آخری بات یہ ہے کہ تم میری سگی بہن ہو اور میں تمہارا بھائی......!"

یہ تینوں باتیں کسی بم کی طرح سنبل پر گریں۔ وہ سوچوں کے سمندر میں ڈوب گئی۔ "یہ...... یہ کیسے ہو سکتا ہے...... جج...... جن لوگوں کے بیچ میں اتنی دیر سے رہ رہی ہوں، وہ میرے اپنے نہیں۔"

سنبل کی آنکھوں میں نمی بھر آئی اس کے سامنے اپنے ماں باپ اور سدرہ کی صورتیں گھومنے لگیں۔ "ہاں یہ سچ ہے سنبل تمہارا اصلی باپ وہ فقیر تھا جو تمہیں سڑک پر ملا تھا جو اب اس دنیا میں نہیں رہا......" کبیر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کیا......؟'' سنبل چلائی اس کے حصے میں یہ لفظ کئی بار آ چکا تھا۔

''ہاں وہ مر چکا ہے جو میرا بھی باپ تھا......'' کبیر آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔ سنبل بھی رونے لگی۔ ''اور......اور ہماری ماں......'' سنبل کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ ''وہ بھی مر چکی ہے......'' کبیر نظریں جھکاتے ہوئے بولا۔ سنبل دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ کبیر آگے بڑھ کر اسے چپ کرانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کبیر نے بولنا شروع کیا۔

''یہ آج سے 20,22 سال پہلے کی بات ہے۔ قبیلہ ناگا سا بڑے آرام کی زندگی بسر کر رہا تھا جو انسانوں کی آبادی سے بہت دور تھا۔ اس قبیلے میں جادو جیسی چیزیں عام تھیں۔ اس قبیلے کا سردار بیروز ایک اچھا اور رحم دل انسان تھا لیکن وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم تھا۔ اس نے اور اس کی بیوی نے رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگیں تو اللہ نے ان کی سن لی اور اس کے ہاں ایک بیٹا اور بیٹی پیدا ہوئے جو کہ تم اور میں تھے۔ لیکن ہم دونوں اپنے ساتھ ایک مصیبت لے کر آئے۔''

اتنا کہہ کر کبیر رکا۔ ''وہ کیا......'' سنبل نے پوچھا۔

''اسی قبیلے میں ایک جادوگر بھی رہتا تھا جو بہت سی طاقتوں کا مالک تھا جس کا نام عروش تھا......''

''عروش......'' سنبل بیچ میں بولی۔

''ہاں......عروش جو شر جیل تھا۔ عروش کا ایک بھائی بروش تھا جسے اسی دن ایک بیماری لگ گئی جس دن ہم پیدا ہوئے تھے۔ وہ بیماری بہت خطرناک تھی۔ جسے لگ جاتی وہ ہڈیوں کا پنجر بن جاتا، سانس لینا مشکل ہو جاتا۔ رنگت کالی سیاہ پڑ جاتی۔ غرض وہ بیماری بہت خطرناک تھی۔ عروش اپنے بھائی سے بہت پیار کرتا ہے وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے اپنی طاقتوں سے پتہ چلایا کہ اس بیماری کا علاج بہت مشکل ہے وہ علاج یہ تھا کہ قبیلے کے سردار بیروز کی بیٹی یعنی تم اپنی شہہ رگ سے خون نکال کر اس (بروش) کے جسم پر ڈالو تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ عروش پریشان ہو گیا کہ وہ ہمارے باپ سے کیسے بات کرے۔ آخر بھائی کی محبت سے تنگ آ کر اس نے بات کر ہی دی۔

ہمارا باپ غصے میں آ گیا۔ اس نے صاف انکار کر دیا۔ عروش کو بہت غصہ آیا۔ اس نے رات کے پہر میں اپنی جادوئی طاقتوں سے قبیلے پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں سارا قبیلہ مارا گیا۔ عروش نے ہمارے گھر پر بھی حملہ کر دیا اور وہ مورتی توڑ دی جس میں ہمارے باپ کی طاقتیں قید تھیں۔ اب ہمارے باپ کے پاس جادوئی طاقتیں برائے نام ہی رہ گئی تھیں۔ ہمارے باپ کا دوست کلاٹیا بھی اس دن ہمارے باپ سے ملنے آیا ہوا تھا۔ وہ مجھے اٹھا کر وہاں سے فرار ہو گیا۔ ہمارا باپ اس لڑائی میں کافی زخمی ہو گیا تھا۔ وہ اپنے وزیر جانسیا کے ساتھ فرار ہو گیا۔ عروش تمہیں ڈھونڈتے ہوئے ماں کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بھی اپنے کمرے سے غائب تھی۔ عروش نے غصے میں سارا گھر تباہ کر دیا۔ کلاٹیا مجھے ایک ویران سی جگہ پر لے آیا۔ جہاں وہ اور میں رہنے لگے۔ ادھر جانسیا بھی ہمارے باپ کو ایک جگہ پر لے آیا۔ جہاں ایک چھوٹی سی جھونپڑی تھی۔ جانسیا نے ایک منتر ہمارے باپ کو بتا دیا۔ اس کا استعمال یہ تھا کہ اسے پڑھ کر جھونپڑی پر پھونک ماری جائے تو کوئی بھی جھونپڑی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہماری ماں تمہیں لے کر انسانوں کی بستی میں داخل ہو گئی۔ اس نے تمہیں شہناز بیگم کے دروازے پر ڈال دیا اور خود زخموں کی تاب نہ لا کر اس دنیا سے کوچ کر گئی۔

شہناز بیگم رحم دل خاتون تھیں۔ انہوں نے تمہیں کسی یتیم خانے میں دینے کی بجائے اپنے پاس رکھ لیا۔ دونوں میاں بیوی نے تمہیں سدرہ سے بڑھ کر چاہا اور سدرہ بھی تم سے بہت پیار کرتی تھی۔ ادھر کلاٹیا مجھے اپنے جادو کے فن سکھانے لگا۔ وقت کا پہیہ تیزی سے گھومتا رہا اور ہم دونوں سن بلوغت میں داخل ہو گئے۔ عروش کو وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے باپ اور جانسیا کا پتہ چل گیا۔ اس نے جانسیا سے جھونپڑی میں داخل ہونے کا منتر پوچھا لیکن وہ صاف مکر گیا۔ پھر اس نے جانسیا سے تمہارا پتہ پوچھا جو اسے واقعی نہیں معلوم تھا۔ عروش نے غصے میں آ کر جانسیا کا قتل کر دیا اور جانسیا اپنے مالک کی وفاداری میں عظیم موت مر گیا۔ ادھر کلاٹیا نے اپنی ساری طاقتیں مجھے دے دیں اور میں ایک طاقت ور انسان بن گیا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ کلاٹیا کا کوئی مقصد ہے لیکن میرے بار بار پوچھنے پر بھی وہ مجھے ٹال دیتا۔ عروش کو کلاٹیا کا بھی پتہ چل گیا۔ اس نے کلاٹیا کو بھی ختم کر دیا۔ لیکن کلاٹیا نے مرنے سے پہلے مجھے سب کچھ بتا دیا۔ اب مجھے تمہاری اور اپنے باپ کی تلاش تھی۔ ادھر عروش کو پتہ چل گیا کہ تم انسانوں کی بستی میں موجود ہو......وہ تمہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسانوں کی بستی میں ڈھونڈنے لگا۔

ایک شام تم اسے اپنی چھت پر مل گئیں۔ تمہیں یاد ہوگا تم نے چھت پر ایک باز دیکھا تھا......" کبیر نے پوچھا۔

"ہاں......ہاں میں نے دیکھا تھا......" سنبل تیز لہجے میں بولی۔ "وہ عروش تھا۔ اب وہ ایک خوبصورت لڑکا شرجیل بن کر تمہارے کالج میں آیا اور تم اس کی محبت میں گرفتار ہو گئیں۔ اب وہ تمہیں کسی سنسان جگہ پر لے کر جانا چاہتا تھا۔ ادھر ہمارے باپ نے اپنے تھوڑے بہت جادو سے پتہ چلا لیا کہ تم انسانوں کی بستی میں موجود ہو۔ وہ فقیر بن کر تمہیں ڈھونڈنے لگے اور پھر ایک دن انہوں نے تمہیں ڈھونڈ لیا اور اشاروں اشاروں میں شرجیل یعنی عروش کے معاملے سے ہٹنے کے لئے کہا لیکن تم سمجھ نہیں پائیں۔ عروش کو بھی پتہ چل گیا کہ ہمارا باپ انسانوں کی بستی میں آچکا ہے۔ اس نے انہیں بھی ختم کر دیا۔ مجھے وہاں پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ پھر عروش تمہارے ساتھ اس جنگل میں گیا۔ باقی جو صورتحال ہے وہ تمہارے سامنے ہے۔" کبیر یہاں تک کہہ کر رک گیا۔

"اب مجھے عروش سے بہت سے انتقام لینے ہیں......"

"تت......تو کیا میں ایک جن زادی ہوں......" سنبل کے منہ سے نکلا۔ "نہیں......ہم بھی انسان ہیں لیکن ہمارے پاس جادو کا منتر ہے...... جادوگر تو عروش، بروش، جانسیا اور کلاٹیا ہیں......اب تم چاہو تو دوبارہ واپس آسکتی ہو۔ ہاں ایک بات ضرور ہے......" کبیر نے کہا۔

"وہ کیا......؟" سنبل نے پوچھا۔

"ہم لوگ مسلمان نہیں، غیر مسلم ہیں۔ لیکن اب تم مسلمان ہو کیونکہ شہناز بیگم اور اس کے شوہر نے سب سے پہلا کام یہ کیا تھا کہ اسلام میں جو اصول پورے کرنے ہوتے ہیں وہ انہوں نے پورے کئے۔ اب تم واپس آنا چاہتی ہو تو شوق سے واپس آسکتی ہو......" کبیر نے کہا۔

"نہیں......میں واپس نہیں آسکتی اور اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کو نہیں چھوڑ سکتی۔ شہناز بیگم اور ان کے شوہر نے تو کچھ جانے بغیر مجھے پالا پوسا اتنی محبت دی......نہیں میں یہ مذہب نہیں چھوڑ سکتی......" سنبل نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

اس سے پہلے مزید کوئی بات ہوتی کہ کبیر کو اپنے سر پر قیامت ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کی آنکھوں کے آگے تارے ناچنے لگے۔ وہ لہرا کر زمین پر گرا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے صرف سنبل کی چیخ سنی تھی۔

☆......☆......☆

کبیر کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑا پایا جو اس کے پورے جسم کے گرد لپٹی ہوئی تھیں۔ یہ ایک خوبصورت کمرہ تھا جو ہر آرائشی سامان سے سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک خوبصورت بیڈ پر ایک انتہائی بدصورت اور گندہ جسم پڑا ہوا تھا جو عروش کا بھائی بروش تھا۔ کبیر نے اپنے آپ کو آزاد کرنے کے لئے زور لگایا لیکن زنجیریں بہت مضبوط تھیں۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول کر زنجیروں پر پھونک ماری مگر بے سود......وہ سمجھ گیا کہ عروش نے زنجیروں پر کوئی خاص عمل کیا ہے جو وہ ٹوٹ نہیں رہیں۔ اچانک عروش کمرے میں داخل ہوا۔ جس نے سنبل کو بالوں سے پکڑ رکھا تھا اور سنبل کا تکلیف کی وجہ سے منہ سرخ ہو رہا تھا۔ "اوہ......تو تمہیں ہوش آگیا کبیر......" عروش طنزیہ لہجے میں بولا۔

"میری بہن کو چھوڑ دے......" کبیر تڑپ کر بولا۔

"اوہ......اتنا درد......" عروش مسکرانے لگا۔ جس سے اس کا چہرہ اور بھی بھیانک ہو گیا۔ اس نے سنبل کے بال کھینچے تو وہ درد سے چیخ اٹھی۔ "کمینے چھوڑ دے، میری بہن کو......" کبیر زنجیریں توڑنے کی کوششیں کرنے لگا لیکن اس دفعہ بھی ناکامی اس کے آڑے آئی۔

"کوئی فائدہ نہیں......ان زنجیروں پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور نہ ہی تمہارا کوئی منتر چلے گا۔ اس لئے کوششیں بے کار ہیں......؟" عروش قہقہے لگاتا ہوا بولا۔ اس نے سنبل کو دھکا دیا اور سنبل بروش کے بیڈ کے پاس جا گری۔ "آج میں بہت خوش ہوں، بہت خوش......میری برسوں کی تلاش ختم ہو گئی۔ میرے سب دشمن ختم ہو گئے اور......اب میرا بھائی بالکل ٹھیک ہو جائے گا......" عروش خوشی میں پاگل ہوا جا رہا تھا۔

"تیری یہ خواہش میں کبھی پوری نہیں ہونے دوں گا۔" کبیر زنجیروں کے بیچ مچلتے ہوئے بولا۔ "اچھا......" عروش کے منہ پر زہریلی مسکراہٹ چھا گئی۔ "تو نے ہر موڑ پر مجھے شکست دی ہے لیکن آج......آج میری فتح ہوگی......میں تجھے......تیری بہن کی آنکھوں کے سامنے قتل کروں گا......"

عروش نے اپنا ہاتھ بلند کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار تلوار آگئی۔ عروش سنبل کی طرف مڑا۔ "یہ تمہیں ہر

طرح اور جتنا ممکن ہوا، مجھ سے بچاتا رہا۔ ہر دفعہ اس نے تمہیں بچایا ہے کیا اب تم نہیں بچاؤ گی اسے......" عروش مسکراتے ہوئے بولا۔

"مم...... میرے بھائی کو مت مارو...... تت...... تم ...... جو کہو گے میں وہ کروں گی......" سنبل ہاتھ باندھ کر منت بھرے لہجے میں بولی۔ "نہیں......" کبیر چلایا۔ "مت مانگو میری زندگی کی بھیک اس کمینے شیطان سے......"

یہ سن کر عروش کی آنکھوں میں سرخی مزید بڑھ گئی۔ وہ آگے بڑھا تو سنبل اس کے راستے میں آ گئی۔ عروش نے اسے دھکا دے کر دور پھینک دیا۔ "تم واقعی وہ کرو گی جو میں کہوں گا۔" عروش اٹھتی ہوئی سنبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں......" سنبل پختہ لہجے میں بولی۔ عروش مسکرایا اور اپنی تلوار سنبل کی طرف پھینک دی۔ تلوار سنبل کے پیروں میں جا گری۔ "اٹھا لو یہ تلوار اور کاٹو اپنی شہ رگ ...... کیا کر سکتی ہو تم ایسا......؟" عروش نے پوچھا۔

سنبل نے پہلے فرش پر پڑی تلوار کی طرف دیکھا اور پھر کبیر کی طرف۔ "ہاں......" سنبل نے اتنا کہہ کر فرش پر پڑی تلوار اٹھا لی۔ "یا اللہ! میری مدد فرما......" سنبل کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اس نے تلوار اپنی شہ رگ پر رکھ لی۔ اس سے پہلے کہ سنبل اپنا گلا کاٹتی کبیر کے جسم میں بندھی ہوئی زنجیریں ٹوٹ کر فرش پر جا گریں...... کبیر نے کمال پھرتی دکھائی۔ اس نے عروش پر چھلانگ لگائی۔ دونوں فرش پر جا گرے۔ ملائم فرش ہونے کی وجہ سے دونوں فرش پر گھسیٹتے ہوئے دیوار سے جا ٹکرائے۔

سنبل ایک طرف کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

عروش نے لیٹے ہوئے ہی زوردار لات کبیر کے پیٹ میں ماری اور کبیر چیختا ہوا دور فرش پر گھسٹتا گیا۔ دونوں تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ عروش کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔ اس کے ہاتھ میں دوبارہ تلوار نظر آئی۔ "اب کیا کرو گے؟" وہ ہنستے ہوئے کبیر کی طرف بڑھنے لگا۔

"کبیر......" سنبل نے اسے پکارا۔ کبیر نے اس کی طرف دیکھا اور سنبل نے تلوار کبیر کی طرف اچھال دی۔ کبیر نے ہاتھ بڑھا کر تلوار پکڑ لی۔ دونوں کی تلواریں ٹکرائیں اور پھر دونوں کے بیچ ایک خوفناک لڑائی چھڑ گئی۔ دونوں لڑتے لڑتے بروش کے بیڈ تک پہنچ گئے۔

اچانک کبیر نے ایک بھرپور وار عروش پر کیا۔ عروش پیچھے ہٹ گیا۔ نتیجتاً تلوار بیڈ پر پڑے بروش کو جا لگی۔ "نہیں" عروش چلایا۔ بیڈ پر لیٹے بروش نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کا جسم تیزی سے پگھلنے لگا۔ یہی حال عروش کا بھی تھا۔ دونوں بھائیوں کی چیخ و پکار سے کمرہ گونجنے لگا۔

"اچھا سنبل میں چلتا ہوں...... عمیر تمہیں لینے آ رہا ہے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عروش تمہیں اغوا کر کے یہیں لایا ہوگا۔" کبیر نے کہا۔ "تت...... تم مت جاؤ...... ہم ...... ہمارے ساتھ رہو......" سنبل اس کے پاس آ کر بولی۔

کبیر نے اسے گلے لگا لیا۔ "نہیں بہن ...... میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ ہاں! البتہ تم مجھے جب یاد کرو گی میں تمہارے پاس آ جاؤں گا......" کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "لیکن تم کیوں نہیں رہ سکتے؟" سنبل بولی۔

"ضد نہیں کرتے......!" کبیر پیار سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ "یہاں تک میرا جو مقصد تھا وہ تو پورا ہو چکا ہے۔ تم ان لوگوں کے ساتھ بہت خوش ہو۔ اس لئے یہیں رہو......" کبیر مسکراتے ہوئے بولا۔

"ایک بات تو بتاؤ بھائی......" سنبل نے پوچھا۔ سنبل کے بھائی کہنے پر کبیر مسکرا دیا۔ "پوچھو!"

"تم نے عروش کو کئی بار ختم کیا لیکن یہ بار بار بچتا گیا لیکن آج یہ بروش کے مرنے سے کیسے مر گیا......؟"

کبیر مسکرا دیا اور بولا۔ "جس طرح پرانے جادوگروں کی جان کبوتر یا طوطے وغیرہ میں ہوتی تھی، اسی طرح عروش کی جان بروش میں تھی......"

سنبل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "اچھا! اب تم آنکھیں بند کر لو تا کہ عمیر کو تمہیں زیادہ ڈھونڈنا نہ پڑے۔" کبیر نے کہا اور سنبل نے آنکھیں بند کر لیں۔ "اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتی ہو......" کبیر کی آواز سنبل کے کانوں میں پڑی اور سنبل نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ اس وقت ایک کھلے میدان میں کھڑی تھی جہاں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے عمیر، تیمور، پولیس کے ساتھ آتے دکھائی دیئے۔ سنبل ان کی طرف بڑھی۔ پیچھے کھڑا کبیر اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور پھر وہ ایک جانب بڑھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk